

سلسلۃ الزینب

حالات جناب زینب بزبان اردو پہلی کتاب ہے جس کے ملاحظہ سے ایمان تازہ اور دیدہ دل متور ہو جائینگے اور معلوم ہو گا کہ اس معظّمہ کی کیا شان ہے۔ مولفہ جناب خان بہادر سیّد طفر علی خاں صاحب رئیس جالندھر ضلع مظفرنگر کتاب ہر طرح قابل دید ہے۔ قیمت فی جلد ایک روپیہ چار آنہ بم

المش
مولوی محمد حسین پشیمار صاحب جالندھر ضلع مظفرنگر

۱۲۴۳

یہ کتاب بجا فائق اعتقاد مذہب شیعہ لکھی گئی ہے

گنج مفصل

ترجمہ

حدیث مفصل

ترجمہ

عالیجناب عالی نقاب جناب خان بہادر سید محمد مظفر علی خان صاحب

رئیس جانشین ضلع مظفرنگر

مطبع جعفری مظفرنگر میں باہتمام اسرار شافعی

طبع ہوئی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جناب امام محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ بحار الانوار کی جلد سیزدہم میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہمارے علمائے بعض مولفات میں حسین بن حران نے محمد بن اسماعیل و علی بن عبد اللہ سے جو دونوں حسنی ہیں۔ انہوں نے ابی شعیب محمد بن نصیر سے۔ اوسنے عمر بن فرات سے۔ اوس نے محمد بن مفضل سے۔ اوس نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے کہ میں نے اپنے آقا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ظہر حضرت مہدیؑ کے لئے کوئی وقت مقرر ہے؟ تا کہ خلائق کو معلوم ہو۔ فرمایا۔ جانشا! خدا تعالیٰ نے کوئی وقت مقرر نہیں کیا کہ شیعہ واقف ہوں۔

مفضل۔ اے آقا یہ کیا بات ہے؟

حضرت امام جعفر صادقؑ ۱۔ وقت ظہر سے مراد وہ ساعت ہے جس کا ذکر قرآن میں خداوند عالم اس طرح فرماتا ہے۔ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي لَا يُجَلِّيهَا لِوَقَّتِهَا إِلَّا هُوَ تَقَعَتْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَعْدَ (ترجمہ۔ لوگ تم کو ساعت کی بابت سوال کرتے ہیں کہ اوسکا معین وقت کونسا ہے۔ تم کہہ دو کہ اوسکا علم تو میرے پروردگار ہی کے پاس ہے وہ خود ہی اوسکے ہو جائیگے وقت پر اوسکو ظاہر کر دیگا وہ آسمانوں میں اور زمین میں سخت گہری ہوگی تمکو کیا ایک آئینگی۔ دوسری جگہ بھی اسی سے مراد ہے۔ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا۔ (ترجمہ ساعت کی نسبت تم سے سوال کرتے ہیں کہ کب قیام کرے گی) اور پھر فرماتا ہے۔ عِنْدَ كَذَٰلِكَ عِلْمُ السَّاعَةِ۔ (ساعت کا علم خدا کے پاس ہے) باری تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اسکا علم کس کے پاس ہے۔ یہ ارشاد ہوتا ہے۔ فَهَلْ يَنْظُرُونَ

الْاَسَاعَةِ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ اَشْرَاطُهَا ۚ ترجمہ کیا
 ساعت کے سوا وہ اور کسی چیز کے منتظر ہیں کہ انہیں اچانک آئے سوا اس کی
 علامتیں تو آچکی ہیں (نیز فرماتا ہے) اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَالنَّشِقُ الْقَمَرُ
 (ترجمہ ساعت قریب آگئی اور جان شق ہو گیا) پھر ارشاد فرماتا ہے وَمَا يُدْرِيكَ
 لَعَلَّ السَّاعَةَ تَرْهِيْكَ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا وَالَّذِيْنَ
 اٰمَنُوْا مُسْتَفِقُوْنَ مِنْهَا وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارِوْنَ
 فِي السَّاعَةِ لَفِي ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ (ترجمہ تمہیں کیا خبر ہے شاید ساعت قریب ہی
 اس کی نسبت جلدی تو وہی لوگ کرتے ہیں جو اس پر ایمان نہیں لائے اور جو ایمان
 لائے ہیں وہ تو اس سے ڈرنے والے ہیں اور یہ جانتے ہیں کہ وہ سچ ہے۔ اگاہ
 رہو جو لوگ ساعت کے بارے میں جھگڑتے ہیں (وہ) بیشک بڑی گمراہی میں ہیں)
 مفصل۔ جگڑنے سے کیا مطلب ہے؟

حضرت امام جعفر صادقؑ اس سے یہ مراد ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ قائم
 کب پیدا ہوا ہے اور کس نے دیکھا؟ وہ کہاں ہے۔ اور کب ظہور کرے گا؟
 یہ تمام باتیں امر خدا میں تعجیل اور شکا کرنے کا نتیجہ ہیں۔ اور قصائے اطمینان
 مداخلت کرنا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں تباہی کاری کرتے ہیں۔ اور بدترین
 عاقبت کار کافروں کے لئے ہے۔

مفصل۔ ظہور قائم کے لئے کیا وقت مقرر نہیں ہے؟
 جناب صادقؑ اے مفصل میں اس کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں کرتا۔ اور نہ کوئی
 وقت تعین ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص ظہور مہدی کے لئے وقت مقرر کرے تو
 گویا وہ خدا کے ساتھ اس کے علم میں شریک ہے۔ اور دعویٰ کرتا ہے کہ وہ امر
 خدا میں شریک ہے۔ اور خدا کے علم میں شریک ہے۔

ہو جائے تو اس کے دل سے کوس ہو کر گمراہ ہو جائیں اور اس کے اولیا سے انکار کریں۔
خدا کی کوئی خبر ایسی نہیں جو اس کے اولیا کے پاس نہ ہو۔ مگر یہ خبر اس نے اوپر بھی الفا
نہیں کی۔ سو اسے اس کے کہ وہ اپنی حجت کو اوپر تمام کرے۔

مفضل۔ یہ تو ارشاد ہو کہ ظہور مہرٹی کی ابتدا کس طرح ہوگی؟

جناب صادق۔ یا مفضل! وہ حالت اشتیاق میں ظہور کریگا۔ تا آنکہ اس کا امر

آشکار ہو۔ ظہور کے بعد خلائق میں اس کا ذکر بلند اور اس کا امر ظاہر ہوگا۔ اس کے

نام و کنیت و نسب کا ذکر اہل حق و اہل باطل اور موافق و مخالف کی زبانوں پر

بکثرت جاری ہوگا۔ تا آنکہ ان کے شناخت کر لینے سے حضرت کی حجت ادا ہو

تمام ہو جائے گی۔ علاوہ اس کے ہمے ان سب باتوں کا ذکر خلائق کی آگاہی کے لئے

کر دیا ہے۔ اور قائم کا نام و کنیت و نسب بھی ظاہر کر دیا ہے اور ہم نے کہہ دیا ہے

کہ وہ جناب رسول خدا کے ہم نام و ہم کنیت ہیں۔ تاکہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ہم اس کے

نام و نسب سے آگاہ نہ تھے۔ میں خدا کی قسم کہا کر بیان کرتا ہوں کہ آپ کا نام و نسب

و کنیت زبان زد خلائق ہونے سے انحضرت کا امر واضح و آشکار ہوتا ہے حتیٰ کہ

انہیں سے بعض آدمی دوسرے لوگوں سے ان سب باتوں کا ذکر کرتے ہیں تاکہ انہیں

حجت تمام ہو جائے۔ اس کے بعد خداوند عالم اس سے ظاہر فرمائے گا۔ جبکہ اس نے

اپنے رسول سے وعدہ کیا ہے۔ **هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَ**

دِينِ الْحَقِّ لِيُظَاهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ (ترجمہ۔ وہ

خدا) وہی توست جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا کہ اس کو

تمام دینوں پر غالب کر دے گو مشرکوں کو برا لگے)

مفضل۔ اے مولا۔ **لِيُظَاهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ**

کی تاویل کیا ہے۔

امام علیہ السلام اسکی آویل یہ آیت ہے۔ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ
 فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ۔ (ترجمہ اور اونسے ہاں تک اڑو کہ کفر باقی نہ رہے
 اور دین سب کا سب فاضل الہ کا ہو جائے)۔ اسے مفصل۔ خدا کی قسم تمام نہ ہو نہ
 اختلاف درمیان سے اُنکے ایک دین ہو جائیگا۔ چنانچہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔
 اِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ۔ (ترجمہ دین تو خدا کے نزدیک اسلام ہی ہے)
 نیز پھر دوسری جگہ ارشاد کرتا ہے۔ وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ
 مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔ (ترجمہ اور جو اسلام کے سوا کسی
 اور دین کا خواستگار ہو گا وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائیگا اور وہ قیامت میں
 نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا)۔

مفصل۔ اسے میرے سید حضرت قائم کے اجداد یعنی ابراہیم و نوح و موسیٰ و
 محمد علیہم السلام کا دین اسلام ہی تھا؟

امام علیہ السلام دین اسلام کے سوا اور کونسی دوسرا دین تھا۔
 مفصل۔ کتاب فدا میں بھی کہیں اسکا ذکر ہے؟

امام علیہ السلام۔ قرآن میں اول سے آخر تک یہ مضمون بہت جگہ ہے۔ از انجملہ
 یہ آیت ہے۔ اِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ۔ (دین تو خدا کے نزدیک
 اسلام ہی ہے)۔ و نیز خدا فرماتا ہے۔ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ هُوَ
 سَمَّكُمْ الْمُسْلِمِيْنَ۔ (ترجمہ یہ تمہارے باپ ابراہیم ہی کی ملت ہے
 اور اسنے پہلے ہی سے تمہارا نام مسلم رکھا)۔ پھر ابراہیم و اسماعیل کے قدم میں
 ارشاد کیا ہے۔ رَبَّنَا وَبَعَثْنَا اِمْرًا مِّنْ لَّاكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ
 (ترجمہ اسے پروردگار ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار قرار دے اور ہماری اولاد میں سے
 ایک گروہ کو اپنا فرمانبردار قرار دے) اور فرعون کے قصہ میں پروردگار فرماتا ہے۔

حَتَّىٰ إِذَا دَرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ أَفُنْتُ إِنَّ لِلَّهِ الْأَلْهَامَ الَّذِي أَمَنْتُ بِهِ يَسُوءُ
 إِسْمِي وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ (ترجمہ میں فرعون اور اس کے لشکر نے اُس کو
 بناوٹ و ظلم اُن کا پیچھا کیا یہاں تک کہ جب وہ دوہنے لگا تو اس نے کہا کہ میں اس
 بات پر ایمان لایا کہ میں خدا پرستی اسرائیل ایمان لائے ہیں اُس کے سوا کوئی معبود
 نہیں اور میں اطاعت کرنے والوں میں سے ہوں) سلیمان و یحییٰ کے قصص ارشاد
 ہوا ہے اَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (ترجمہ میں سلیمان کے
 ساتھ پروردگار عالم پر ایمان لائی)۔ اِذَا نَجَّيْتُمُوهُ إِلَى الْبَرِّ فَيُقَالُ لَكَ
 نَقْلٌ فَرَاتِهِ قَالِ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ قَالَ الْخَوَارِجُونَ فَنَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ
 اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُونَ (ترجمہ عیسیٰ نے کہا کہ اللہ کو کام
 میں میرے مددگار کون ہیں خوارجی بولے اللہ کے مددگار ہم ہیں ہم اللہ پر
 ایمان لائے اور گواہ رہے کہ ہم فرمان بردار ہیں)۔ اِذَا نَجَّيْتُمُوهُ إِلَى الْبَرِّ
 فَيُقَالُ لَكَ نَقْلٌ فَرَاتِهِ قَالِ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ قَالَ الْخَوَارِجُونَ فَنَحْنُ
 أَنْصَارُ اللَّهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ (ترجمہ) اِسْمَاعِيلُ وَآلُ هَارُونَ
 وَآلَةُ اسْمَاعِيلَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا (ترجمہ
 حالانکہ آسمانوں میں اور زمین میں جو ہیں بہ عبادت اور کراہت اُسی کے
 مطیع ہونگے) قصہ حضرت لوط میں خدا فرماتا ہے۔ نَحْنُ وَحْدًا نَأْتِيهَا
 غَيْرَ بَكِيَّةٍ مِّنْ اَنۡسٰۤءِ الْعٰلَمِيۡنَ (ترجمہ) اور مجھے انہیں فرمانبرداروں
 میں سے ایک گھر کے سوا اور کسی کو نہ پایا) پھر ارشاد ہوا ہے۔ اَمَّ كُنْتُمْ
 شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبُ الْمَوْتَ اِذْ قَالَ لِبَنِيۤهِ مَا الْعِبَادَةُ
 مِنْۢ بَعْدِيۡ۔ فَاَتُوْا بِعِبَادِكُمُ الْمَالَ وَاللَّهَ اَبَآئُكُمْ اِبْرٰهِيْمَ
 وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَتَحَنُّنًا لِّهٖ مُسْلِمُوْنَ۔
 (ترجمہ) آیاتم اور سوت موجود تھے جب یعقوب کو موت آئی تھی کہ اس وقت
 انہوں نے اپنے بیٹوں سے دریافت کیا تھا کہ تم میرے بعد کس کی عبادت

کرو گے انہوں نے عرض کیا کہ ہم آپ کے معبود اور آپ کے دادا۔ چچا۔
 باب ابراہیم و اسماعیل و اسحاق کے معبود خداے واحد کی عبادت کی
 کریں گے۔ اور ہم اوسے کے مطیع رہیں گے) اسکے سوا بہر باری تعالیٰ نہ مانا۔
 قُولُوا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَا اُنْزِلَ اِلَى اٰبِرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ
 وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَاَلَسْبَاطِ وَمَا اُوْتِيَ مُوسٰى وَعِيسٰى وَمَا
 اُوْتِيَ النَّبِيُّنَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَمْ نَسْلُكْ
 (ترجمہ۔ تم یہ کہہ دو کہ ہم ایمان لائے ہیں اللہ پر اور جو کچھ ہم پر نازل کیا گیا ہے اوسپر
 اور جو کچھ ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اسباط پر نازل کیا گیا ہے
 اوسپر اور جو کچھ موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا گیا ہے اوسپر اور جو اور نبیوں کو اون کو رب کی
 طرف سے ملا ہے اوسپر اور ہم (של یہود کے) ان میں سے کسی میں کوئی فرق نہیں
 کرتے اور ہم اوسے خدا کے مطیع ہیں)

مفضل۔ اے میرے سید و سر دار کتنے مذہب ہیں؟

امام علیہ السلام۔ چار۔ ان میں سے ہر ایک کی علیحدہ شریعت ہے۔

مفضل۔ یا مولا۔ طائفہ مجوسہ کو مجوس کیوں کہتے ہیں؟

امام علیہ السلام۔ انہوں نے اپنے کو خود اس نام سے منسوب کیا۔ مجوس ایک شخص کا
 نام تھا جس کے کان چھوٹے چھوٹے تھے۔ اور جس نے آتش پرستی ایجاد کی۔ اونکا
 یہ عوی ہے کہ حضرت آدم اور شیث نے جنگاقت بہتہ امد تھا۔ ماؤں۔ خواہر و
 دختر وں۔ چچیوں وغیرہ کو جو بسبب نسب کے محرم ہیں انہیں ہماری لہو ضلال
 قرار دیا۔ اور یہ بھی حکم دیا کہ جس طرف آفتاب ہو اوسی سمت نماز پڑھو۔ اور نماز
 کے لئے کسی وقت کا تعین نہیں کیا۔ اس قسم کی باتیں کر کے وہ خدا و آدم و
 شیث پر افترا کرتے ہیں۔

مفضل۔ اے آقا۔ حضرت موسیٰ کی قوم کو یہودیوں کہتے ہیں؟
 امام علیہ السلام۔ یہود کے معنی ہدایت یافتہ کے ہیں۔ چنانچہ خداوند عالم
 انکی زبان پر حکایت کرتا ہے۔ اَنَا هُدًى نَالِيكَ (یعنی تیری طرف ہدایت پائی۔)
 مفضل۔ طایفہ نصاریٰ کو نصاریٰ کس لئے کہتے ہیں؟

امام علیہ السلام۔ نصاریٰ نصرت سے مشتق ہے۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا تھا
 مَنْ النَّصَارَىٰ إِلَى اللَّهِ۔ انھیں یعنی تکلیفات الہی میں میرے یار و مددگار کون
 ہیں۔ حواریوں نے کہا کہ ہم خدا کی نصرت کرنے والے ہیں۔ اس نصرت کی
 وجہ سے انہیں نصاریٰ کہا گیا۔

مفضل۔ یا بن رسول اللہ۔ طایفہ صابئین کو اس نام سے کیوں موسوم
 کرتے ہیں؟

مفضل۔ یا بن رسول اللہ۔ طایفہ صابئین کو اس نام سے کیوں موسوم
 کرتے ہیں؟

امام علیہ السلام۔ صابئین کے معنی میل کرنے والوں کے ہیں۔ انہوں نے اس
 اعتقاد کی طرف میل کیا کہ انبیاء و رسل اور جتنے مذاہب اور ملتیں ہیں وہ سب بیچارہ
 ہیں اور جو کچھ انبیاء نے خبریں دیں وہ بالکل لغو اور باطل ہیں۔ اس فرقہ نے توحید
 خدا و نبوت انبیاء و رسالت و سلیمین اور اوصیاء کے وحی ہونے سے انکار کیا۔ پس وہ
 اپنے اعتقاد میں بے شریعت و بے کتاب و بے پیغمبر ہیں۔ اور تمام اہل عالم کو عقل
 خیال کرتے ہیں۔

مفضل۔ (ازراہ تعجب) سبحان اللہ! کیا جلیل القدر علم حضور کو عطا
 ہوا ہے۔

امام علیہ السلام۔ اے مفضل۔ اسے تم ہمارے نبیوں سے کہہ دینا کہ

وہ دین میں شک نہ کریں۔

مفضل۔ اے میرے سردار۔ یہی کس سرزمین پر ظہور کریں گے؟
امام علیہ السلام۔ وقت ظہور کسی کی آنکھ اوسے نہ دیکھ سکی۔ جو شخص اس کے سوا
کچھ کہے اوسکی تکذیب کرنا۔

مفضل۔ کیا ولادت کے وقت بھی ہمدی کو کوئی نہ دیکھ سکے گا؟

امام علیہ السلام۔ وقت ولادت سے دو سال نو ماہ بعد یعنی وقت صبح
شب جمعہ ۸ ماہ شعبان ۲۵۷ھ سے آشب جمعہ ۸ ربیع الاول ۲۶۷ھ اور سب
لوگ دیکھ سکیں گے یہ وہ دن ہوگا کہ اس روز اوس کا باپ و جلد کے کنارہ ایک
شہر میں وفات پائیگا۔ اوس شہر کو ایک مرد متکبر و ظالم و گمراہ آباد کرے گا جس کا نام
جعفر اور لقب متوکل ہوگا۔ اوس پر خدا کی لعنت ہو۔ اوس شہر کا نام سرمن رائے ہوگا
اور وہ سارمن رائے ہے۔ ۲۷۷ھ میں ہرمون و اہل حق اُسے دیکھ کر جس کو
دلین شک و ریب ہوگا وہ اُسے نہ دیکھ سکے گا اوسکی امر و نہی وہاں سے جاری
ہوگی۔ اور خود پنہاں و غائب ہو جائے گا۔ اپنے بد جناب رسول خدا کے حرم
میں جو قشر صابر میں ہے وہ وہاں سے ظاہر ہوگا۔ جس کسی کو خداوند عظام
یہ سعادت و کرامت فرمائے گا۔ وہ اُس کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ بعد ازاں
۲۷۷ھ آخر ۲۷۷ھ میں وہ اس طرح غائب و پنہاں ہوگا کہ اوسے کوئی نہ دیکھ
سکے گا تا وقتیکہ تمام آنکھیں اُسے نہ دیکھیں یعنی وقت ظہور تک جبکہ سب لوگ
اوسے دیکھیں گے۔

مفضل۔ آنحضرت سے کوئی باتیں بھی کریں گے؟

امام علیہ السلام۔ یہاں کہہ دوں میں جن اُس سے ہم کلام ہوگا
امر و نہی ثقات اور اوس کے اولا کے ذریعہ ہی پہنچیں گے۔ اوسکی

بغیت کے وقت محمد بن نصیر نیری صابر بن اپنے لہرے دروازہ
 میں بیٹھا ہوگا۔ بعد ازاں وہ مکہ میں ظہور کرے گا۔ اے مفضل !
 خدا کی قسم میں گویا ہدیٰ کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اس حالت سے داخل
 مکہ ہوئے ہیں کہ لباس رسول ان کے جسم مبارک میں ہے اور سر مقدس
 پر زرد عمامہ اور کفشیں ان کے پاؤں میں ہیں۔ عصائے پیغمبر ہاتھ میں لئے
 ہوئے اور چند لاغر کبریوں کو ہانکتے ہوئے بیت اللہ کے قریب آتے
 ہیں۔ ایک شخص بھی ادھین شناخت نہ کریگا۔ وہ بصورت جوان ظہور کرے گی
 مفضل۔ اے آقا۔ آیا آنحضرت کی جوانی عود کر ایسی یا بحالت پیری
 آپ کا ظہور ہوگا۔

امام علیہ السلام۔ سبحان اللہ! اسے کون جان سکتا ہے۔ بلکہ
 حیوت حکم خدا ہوگا جس کیفیت اور صورت سے چاہیں گے ظہور کریں گے۔
 مفضل۔ یا مولا۔ ہدیٰ کس مکان سے اور کس طرح ظہور کریں گے؟
 امام علیہ السلام۔ یا مفضل۔ وہ تنہا ظاہر ہونگے اور تنہا ہی بیت اللہ
 آئیں گے اور تنہا داخل مکہ ہونگے۔ تنہائی میں ادھین رات ہوگی جب
 رات تاریک ہو جائیگی اور تمام لوگ سو جائیں گے۔ تو جبریل و میکائیل صلوٰۃ
 ملائکہ کے ساتھ آنحضرت کی خدمت میں نازل ہونگے اور جبریل عرض کریں گے
 کہ اے سید! آپ کے سن مقبول ہوئے اور آپ کے حکم جاری ہوا۔ یہ سن کہ
 حضرت اپنے ہاتھوں کو روئے مبارک پر بہ کر فرمائیں گے۔ الْحَمْدُ لِلّٰہِ
 الَّذِیْ صَدَقْنَا وَعَمِلَ صَالًا وَاَوْسَرْنَا الْاَدْنٰی نَبْتَؤُمَرِ الْجَنَّةِ حِیْثُ
 نَشَآءُ مَنَعَهُمْ الْعَالَمِیْنَ (ترجمہ میں خدا کی حمد خاص
 کراہوں جسے اپنے دندہ کو صادق کیا اور میں زمین کا وارث فرمایا۔

بہشت میں ہم جس جگہ چاہیں منزل کریں۔ پس عمل کرنوالو بھی کیا خوب اُحد
 جزا ہے) پس آپ رکن و مقام پر کھڑے ہو کر صدائے بلند سے آواز دینگے
 کہ اس جماعت لقباً اور اس میرے خاص دوستو! اور اسے وہ لوگو
 جنہیں خدا نے بزرگی سے میرے ظہور سے پہلے روئے زمین پر میری نصرت و
 یاری کے لئے جمع کر رکھا ہے صمیم قلب اور اطاعت کے ساتھ میرے پاس
 آؤ۔ حضرت کی یہ آواز مشرق و مغرب میں سب کے کانوں میں پہونچے گی
 بعض لوگ عبادت میں مشغول ہوں گے اور بعض اپنے رخت خواب میں ہوں
 حضرت کی پہلی ہی آواز کو سن کر وہ آپ کی دعوت کو قبول کر کے آپ کی طرف متوجہ ہوں گے
 کچھ زیادہ وقت نہ گزرے گا بلکہ ایک چشم زدن میں وہ سب رکن و مقام
 میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے۔ خداوند کردگار کے حکم سے ایک
 نور کا ستون زمین سے آسمان تک بلند ہوگا جس سے روئے زمین کے مومنین
 روشنی حاصل کریں گے۔ جو مومنین اپنی گھروں کے اندر ہوں گے اُن تک بھی
 یہ نور پہونچے گا۔ جس کے سبب اُن کے دل خوش ہوں گے حالانکہ انہیں
 یہ معلوم نہ ہوگا کہ جناب صاحب الامر علیہ السلام نے ظہور فرمایا ہے لیکن عجب کو وہ
 حضرت کے حضور میں اسادہ ہوں گے۔ وہ تین سو تیرہ اشخاص بقدر ہجرت
 بدر ہونگے۔

مفضل۔ یا آقا۔ وہ بہتر اشخاص بھی جنہوں نے حضرت امام حسین علیہ السلام
 کے ساتھ شہادت نوش کیا اصحاب قائم آل محمد کے ہمراہ ظہور کریں گے
 امام علیہ السلام۔ امام حسینؑ سر پر سیاہ عمامہ رکھے ہوئے بارہ ہزار
 مومنون کے ساتھ ظہور کریں گے۔
 مفضل۔ کیا قیام و ظہور قائم سے پہلے لوگ امام حسین کی بیعت کریں گے؟

امام علیہ السلام - ایسا ہنوکا کیونکہ ظہور قائم سے پہلے جو بیعت بھی
 واقع ہوگی وہ بیعت کفر و نفاق و کفر ہوگی - خدا نے ایسے بیعت کرنے والوں
 اور بیعت لینے والے پر لعنت کی ہے بلکہ کعبہ سے مکہ لگائے قائم
 ایسا ہاتھ دراز کرینگے جو مثل آفتاب کے روشن و نورانی ہوگا - اور قائم
 فرمائیں گے کہ یہ خدا کی طرف سے خدا کے حکم سے خدا کا ہاتھ ہے - اس کے بعد
 اس آیت شریفہ کی تلاوت فرمائیں گے اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُفِیْئُوْنَ
 لِنَفْسِهِمْ وَاِنَّ اللّٰهَ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ فَیَنْزِلُ مَا یَشَآءُ عَلٰی
 نَفْسِہِمْ وَاِنَّہُمْ لَعِنٌ اَعْمٰی اَعٰہِدَ عَلَیْہِ اللّٰہُ فِیْؤْتِیْہِمْ اَجْرًا عَظِیْمًا -
 ترجمہ - اے رسول حقیقت میں جو لوگ تم سے بیعت کریں وہ تو اس سے
 بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھ پر اللہ ہی کا ہاتھ ہوتا ہے پھر جو (عہد کو) توڑ دے
 اُس کا ضرر اسی کی ذات پر پڑے گا اور جو اُس (عہد) کو پورا کرے جس
 پر اس نے اللہ سے عہد کیا ہے تو عقیقہ وہ بھی اس کو بڑا اجر عطا کریگا
 جس کے پہلے نبیل آپ کے دست مبارک کو بوسہ دیکر بیعت کرینگے - اُن کے
 بعد ملائکہ و جنائز جن اور ان کے بعد نقبا بیعت کا شرف حاصل کرینگے - اہل
 مکہ بہ آواز بلند کہیں گے کہ بیت اللہ کے سامنے یہ کون شخص ہے اور
 اس کے ساتھ کون لوگ ہیں اور یہ علامت معجزہ کیا ہے جسے ہم نے آج
 شب دیکھا حالانکہ اس سے پہلے ہم نے کبھی ایسی بات نہیں دیکھی تھی پس
 بعض اذن میں سے بعضوں سے کہیں گے کہ یہ مرد وہی صاحب بران ہے
 بعض بعض سے کہیں گے کہ جو جماعت اس کے پاس ہے اس میں سے کسی کو نجات
 کرو - وہ کہیں گے کہ ان میں سے ہم کسی کو سوائے چار اشخاص اہل مکہ کے اور چار
 اشخاص اہل مدینہ کے نہیں پہچانتے جن کے فلان فلان نام ہیں - یہہ امر اس

روز طلوع آفتاب کے وقت واقع ہوگا۔ جب آفتاب برآمد ہو کر روشن ہوگا
تو جرم آفتاب سے صدا دینے والا زبان عربی میں اس طرح آواز دینگا کہ میام
اہل آسمان و زمین اوس صدا کو سینگے۔ وہ ندا یہہ ہوگی کہ اے گروہ خلافت
یہہ شخص ہمدی اہل محمد اپنے جد جناب رسول خدا کا ہم نام و ہم کنیت ہے
یہہ حضرت امام حسن عسکری و امام علی التقی و امام حسین علیہم السلام سے
نسبت رکھتا ہے۔ پس حاضر خدمت ہو کر اسکی بیعت کرو اور اسکے حکم کی
مخالفت نہ کرو تاکہ تم گمراہ نہ ہو۔ سب پہلے ملائمہ اور انکے بعد جن اور پھر
نقبا حضرت کے دست مبارک کو بوسے دیکر عرض کریں گے کہ ہم نے آپ کی
اطاعت کی۔ کوئی شخص اہل بیابان و اہل شہر و اہل دریا و غیرہ سے ایسا
باقی نہ رہے گا جو اس صدا کو نہ سنے گا اور بعض بعض تک یہہ خبر پہنچا دینگے
اور بعض بعض سے اس آواز کی نسبت دریافت کریں گے جو انھوں نے اپنے
کانون سے سنی ہوگی۔ غروب آفتاب کے نزدیک مغرب کی طرف سے ایک
اور صدا دینے والا ندا دینگا کہ اے لوگو! وادی یالسین جو سرزمین فلسطین
میں ہے تمہارے پروردگار نے ظہور کیا ہے جکا نام عثمان بن عتبہ اموی ہے
جو اولاد یزید بن معاویہ سے ہے اوسکی بیعت کرو تاکہ تمہیں ہدایت نصیب
ہو۔ اوس سے مخالفت نہ کرو تاکہ تم گمراہ نہ ہو۔ اوسوقت تمام ملائمہ و جن
و نقبا اسکی تلمذ کر کے کہیں گے کہ ہم نے اسکو ناگرم اسکی اطاعت نہیں کرتے
جتنے کفار و منافقین و اہل کفر و شر کی فرائض والے ہونگے وہ اس دوسرے
آواز کی وجہ سے گمراہ ہو جائیں گے۔ تاہم کعبہ کی طرف پشت رکھے ہوئے فرائض
کہ اے گروہ غلبہ! آگاہ ہو۔ اگر کوئی حضرت آدم و شیث کو دیکھتا ہے
تو میں احوال و اوصاف میں مثل آدم و شیث ہوں۔ جو لوح اور اونٹنے

پس سام کو دیکھنا چاہی تو میں نور و سام کی مثل ہوں۔ آگاہ ہوں۔ جو
 ابراہیم و اسماعیل کو دیکھنا چاہے تو میں مثل ابراہیم و اسماعیل ہوں جس
 موسیٰ و کوشع کے دیکھنے کی خواہش ہو وہ مجھے دیکھے۔ جو عیسیٰ و شمعون کی
 زیارت کا مشتاق ہو وہ میری طرف نگاہ کرے۔ جو جناب محمد مصطفیٰ
 و امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کے دیدار کی تمنا رکھتا ہو وہ مجھے دیکھے
 جو شخص کہ حسن و حسین و ائمہ اولاد حسین علیہم السلام کے دیدار
 سے آنکھیں روشن کر لی چاہے وہ میری زیارت کرے۔ یہ کہنے کو
 قبول کرو۔ میں تمہیں ایسی باتوں کی خبر دوں گا جس کی تمہیں خبر دیکھی ہے
 اور بعض ایسی باتوں سے آگاہ کروں گا جن کی تمہیں اطلاع نہیں دیکھی
 جس کو کتب اور خدا کے صحیفوں کے سننے کی خواہش ہو وہ مجھے سنے۔
 پس آپ ان صحیفوں کو پڑھنا شروع کریں گے جو حضرت آدم و شیت
 پر خدا نے نازل فرمائے تھے۔ ان کو سنکر آدم و شیت (جنگال قب
 بہتہ اشہری) کی امت کے لوگ کہیں گے کہ خدا کی قسم جو صحیفے حضرت نے
 پڑھے ہیں حق ہیں اور ہم کو وہ باتیں بتائیں جو ہمیں معلوم نہیں۔ اور
 ان باتوں بھی ہم کو خبر دی جو ہم سے مخفی رکھی گئیں تھیں اور ان باتوں سے
 بھی آگاہ نہ ہو ان صحیفوں سے نکال دی گئیں تھیں یا جو تبدیل و تحریف کی
 گئیں۔ بعد ازاں صحیفہ نوح و ابراہیم و توریت و انجیل و زبور کی آپ
 تلاوت فرمائیں گے۔ یہ ہیں سنکر ال توریت و انجیل و زبور کہیں گے کہ خدا کی
 قسم نوح و ابراہیم کے یہ صحیفے حق ہیں اور ان میں سے کوئی بات نکال
 نہیں گئی اور نہ ان میں کچھ تحریف ہوئی۔ اور خدا کی قسم یہی توریت
 جانے زبور تمام انجیل کامل ہے۔ اور یہ کتابیں جو ہم پڑھا کرتے تھے وہ

انکی برابر نہیں ہیں۔ اسکے بعد آپ قرآن کریم کی تلاوت کرینگے جسے منکر
مسلمان کہیں گے کہ خدا کی قسم یہی وہ قرآن ہے جسے حق تعالیٰ نے
جناب محمد مصطفیٰ پر نازل فرمایا تھا اور اسمین سے کوئی آیت یا کلمہ نکالا
نہیں گیا اور نہ اسمین تبدیلی و تحریف ہوئی۔ پھر رکن و مقام کے درمیان
دابتہ الارض ظاہر ہوگا جو مومن کی پیشانی پر مومن اور کافر کی جبین پر
کافر لکھ دیا گیا۔ بعد ازاں ایک شخص حاضر خدمت ہوگا جسکا چہرہ پشت کی
طرف پھرا ہوگا وہ عرض کریگا کہ اے سید و آقا میں ایک مژدہ لایا ہوں
ایک فرشتہ نے مجھ کو حکم دیا کہ میں حاضر خدمت ہو کر آپ کو یہ خوشخبری سناؤں
کہ لشکر سفیانی صحرا میں ہلاک ہو گیا۔ حضرت اوس سے فرمایا میں گئے کہ اپنا
اور اپنے بھائی کا قصہ بیان کر۔ وہ عرض کریگا کہ میں اور میرا بھائی لشکر
سفیانی میں شامل تھے اور دمشق سے بغداد تک تمام ملکوں اور کوفہ و
مدینہ کو ہم نے خراب کیا۔ ہم نے مدینہ میں منبر رسول کو توڑ ڈالا۔ ہمارے چچون
اور گھوڑوں نے مسجد نبوی میں لید کی۔ جب ہم وہاں سے روانہ ہوتے تھے
تو ہم میں لاکھ آدمی تھے۔ ہمارا ارادہ تھا کہ بیت اللہ کو خراب کر کے
اہل مکہ کو قتل کریں۔ آخر شب میں ہم نے صحرا میں قیام کیا۔ ناگاہ آواز آئی کہ
اے صحرا اس قوم ستمگار کو ہلاک کر ڈال۔ پس زمین شکافتہ ہوئی اور
وہ سب دہس گئے۔ انکی کوئی چیز بھانٹا کہ وہ رسیاں جس سے اوٹوں
کو باندھتے تھے باقی نہ رہیں سوائے میرے اور میرے بھائی کے۔ ایک
فرشتہ نے ہمارے منہ پر ایک ایک طمانچہ مارا جس سے ہم دونوں کے چہرے
پشتونکی طرف پھر گئے۔ اوس ملک نے میرے بھائی کی طرف متوجہ ہو کر کہا
کہ اے مذیر یعنی اے ڈرانے والے تو دمشق جا کر سفیانی ملعون کو

ظہور مہدی آل محمد کی خبر دے۔ اور کہنا کہ خداوند عالم نے اوس کے لشکر کو صحرائین ہلاک کر دیا۔ پھر وہ فرشتہ مجھ سے کہنے لگا کہ اے ابوبکر یعنی اے مژدہ دینے والے تو تمہارے جاکر جناب مہدی کو ملاکت دشمن کی خوشخبری پہنچا کر اوس کے ہاتھ پر توبہ کر۔ آنحضرت تیری توبہ قبول فرمائینگے۔ پس قائم اپنا دست مبارک اوس کے چہرہ پر پھیرینگے اور اوس کا چہرہ مثل سابق درست ہو جائیگا۔ وہ حضرت سے بیعت کریگا اور حاضر خدمت فیض حیات رہے گا۔

مفصل۔ اے مولا۔ ملائکہ وجہ کیا خلائق کو نظر آئینگے؟
امام علیہ السلام۔ قسم بخدا وہ ظاہر ہونگے اور آنحضرت ان سے اس طرح باتیں کریں گے جیسے کوئی شخص اپنے اہل و عیال اور خدمتکاروں سے باتیں کرتا ہے اور یہ ملائکہ وجہ آنحضرت کی ہمراہ اطراف و اکناف عالم میں جائیں گے۔ خدا کی قسم مقام ہجرہ میں جو مابین نجف و کوفہ ہے یہ جمع ہونگے اوس وقت فرشتوں کی تعداد چھیالیس ہزار اور جنوں کی چہ ہزار ہونگی۔
(دوسری روایت میں ہے کہ اپنے فرمایا کہ جن بھی ملائکہ کی برابر ہونگے۔ اور ان کے ذریعہ سے خداوند عالم قائم کی مدد کرے گا)

مفصل۔ اے میرے آقا مہدی آل محمد اہل مکہ کیساتھ کیا برتاؤ کریں گے؟
امام علیہ السلام۔ آپ حکمت و موعظہ حسنہ کے ساتھ دعوت کریں گے۔ اور اہل مکہ انکی اطاعت اختیار کریں گے۔ آپ اپنی اہلبیت میں سے ایک شخص کو مکہ میں اپنا نائب مقرر کر کے بہ ارادہ مدینہ منورہ و اہل ان سے روانہ ہونگے۔
مفصل۔ بیت اللہ کی نسبت کیا ہوگا؟
امام علیہ السلام۔ قائم اسے مسمار کر کے صرف پائے و بنے دیں گے۔

جیسے وہ خانہ مراد ہے جو عہد آدم میں بنایا گیا تھا اور وہ دیوارین
باقی رکھینگے جنکو ابراہیم واسماعیل نے ان پاؤں پر تعمیر کیا تھا۔ باقی
دیواروں کو مسمار کر دینگے کیونکہ اونہیں کسی پیغمبر یا وحی سے تعمیر نہیں کیا
اسکے بعد جس طرح خدا کو منظور ہوگا کعبہ تعمیر کیا جائیگا۔ مکہ معظمہ و مدینہ
منورہ و عراق اور تمام اقالیم میں تمام آثار ظالمین خراب کر دئے
جائینگے۔ مسجد کوفہ کو مسمار کر کے قائم او سے بنیاد قدیم پر تعمیر کرینگے
قصر عتیق کو بھی گرا دیا جائے گا۔ وہ شخص ملعون ہے ملعون افسے جس نے
او سے تعمیر کیا۔

مفضل - حضرت صاحب الامر مکہ معظمہ کو اپنا وطن قرار دینگے یا
کسی اور جگہ تشریف رکھینگے ؟
امام علیہ السلام - آپ مکہ میں نہ رہینگے بلکہ اپنے اہلبیت سے ایک شخص
کو نائب مقرر فرمائینگے۔ جب آپ وہاں سے روانہ ہو جائینگے تو اہل مکہ
بزرگہ کر کے آپ کے نائب کو قتل کر دینگے۔ پس آپ مکہ میں واپس تشریف
لاینگے۔ اہل مکہ ذلت و خواری و فردوسی کے ساتھ حاضر خدمت ہو کر گریہ
و زاری کے ساتھ عرض کرینگے کہ اے مہدی آل محمد ہماری توبہ قبول
فرمائے۔ آنحضرت موعظہ و نصیحت کر کے اونہیں ڈراینگے اور اونہیں
ہی سے ایک شخص کو اپنا نائب مقرر کرینگے۔ آپ کے چلے جانے کے بعد اہل
مکہ اسے بھی قتل کر دینگے۔ جب قائم کو یہ خبر ہوگی تو آپ معہ جنوں اور
لقبا کے واپس ہوں گے۔ اور حکم دین گئے کہ اہل مکہ سے سوائے اسکے
جو ایمان لائے کسی کو زندہ نہ چھوڑیں۔ میں بھی تمہارے ساتھ واپس
ہوتا ہوں۔ انہوں نے تمام عذروں کو قطع کر دیا اور جو عہد اونکے اور

خدا کے اور میرے اور ان کے درمیان نہیں تھا تو رڈالا۔ آنحضرت کے انصاف
اون کو قتل کرینگے۔ بخدا سو آدمیوں میں سے ایک بلکہ ہزار میں سے
ایک آدمی باقی نہ رہیگا۔

مفضل۔ جناب مہدی کا مکان اور مومنین کا اجتماع کہاں ہوگا؟
امام علیہ السلام۔ آپ کا پایہ تخت کوفہ اور دارالقضا مسجد جامع
کوفہ اور بیت الماں و غنیمت و اموال تقسیم کرنے کی جگہ مسجد سہلہ ہوگی
آپ کی خلوت گاہ وہ صفہ ہائے سفید ہونگے جو اطراف غری میں واقع
ہیں اور جو دو عمارتیں کوفہ میں مشہور ہیں۔

مفضل۔ کیا تمام مومنین کوفہ میں ہی ہونگے؟

امام علیہ السلام۔ خدا کی قسم! کوئی ایسا مومن نہ ہوگا جو وہاں یا
اوس کے اطراف میں نہ ہو۔ اس قدر زمین کی قیمت جیسے ایک گھوڑا چل سکے
دو ہزار روپے ہوگی۔ بہت سے لوگ اس بات کے خواہشمند ہوں گے کہ
شیعہ میں ایک بالشت زمین ایک بالشت طلا کے بدلے خرید کریں۔ شہر کوفہ
کا دور ۵ میل ہوگا اور اوس کے مکانات کربلائے معلیٰ کے نزدیک
ہوں گے۔ کربلائے معلیٰ وہ مقام ہے جہاں ملائکہ و مومنین آمد و رفت
رکھتے ہیں اور اوسکی شان بلند ہے۔ وہاں ایسی برکت ہوگی کہ اگر نہ
مومن وہاں اپنے پروردگار کو آواز دیگا تو وہ اسے دنیا سے ہزار گنا
زیادہ عطا فرمائیکا (پھر فرما کر حضرت نے ایک آہ سرد بھری اور پھر فرمایا)
اسے مفضل رو سے زمین کی تمام جگہوں نے ایک دوسرے پر فخر کیا چنانچہ
زمین بیت المحرام نے زمین کربلا پر فخر کیا تو جانب رب الارباب سے
وحی ہوئی کہ اسے کعبہ ساکت اور خاموش رہ اور کربلا پر تفاخر نہ کر

کیونکہ یہ وہ جائے مبارک ہے جہاں حضرت موسیٰ کو درخت سے آواز ملی
 جائیگی۔ یہیں وہ ٹیلہ ہے جہاں حضرت مریم سے حضرت عیسیٰ پناہ لینے۔
 اسی جگہ وہ چشمہ ہے جسین حضرت امام حسینؑ کا سر دھویا جائیگا۔ یہہ
 وہ جائے بزرگ ہے جہاں حضرت مریم بعد ولادت عیسیٰ کو غسل و ولادت دی
 اور خود بھی غسل کرئیگی۔ یہہ سب بہتر جگہ ہے کہ جہاں سے جناب رسول خدا
 معراج کو تلیف لیجائینگے۔ اسے مفصل۔ یہیں سے تا ظہور قائم آل محمد ہمارے
 شیعوں کے لئے بہت سی نیکیاں ظاہر ہونگی۔
مفصل۔ یا بن رسول اللہ۔ اس کے بعد قائم علیہ السلام کہاں تشریف لیجائیں گے؟
 امام علیہ السلام۔ وہ مدینہ رسول میں آئیں گے اور یہاں آپ کا مرتبہ و
 مقام عجب طور سے ظاہر ہوگا جس سے مومنین خوش اور کفار خوار و ذلیل
 ہونگے۔

مفصل۔ اے مولا۔ وہ مرتبہ اور مقام عجیب کیا ہوگا؟
 امام علیہ السلام۔ قائم قبر جناب رسول خدا پر پہونچکر فرمائیں گے کہ اے
 گروہ غلابی۔ آیا یہ قبر مبارک میرے بعد جناب رسالت اب م کی ہے؟ یہ سب
 لوگ کہیں گے کہ لاریب یہہ آپ کے جد کی قبر ہے۔ پہر آپ فرمائیں گے کہ میرے جد
 پیغمبر خدا کی قبر کے پاس یہہ اور قبر کی کی ہیں۔ کہا جائے گا کہ حضرت کے
 دو مصاحبوں کی یہہ قبریں ہیں۔ باوجودیکہ حضرت اللہ واقف ہوں گے
 مگر لوگوں سے دریافت کریں گے کہ فلاں فلاں کون ہیں اور یہہ کیسے میرے
 جد کے پاس دفن ہوئے اور یہہ بھی ممکن ہے کہ یہہ دو آدمی جو یہاں دفن
 کئے ہیں وہ نہوں جنہیں تم بیان کرتے ہو۔ یہہ سکر تمام لوگ عرض کریں گے
 کہ اے ہمدی آل محمد سناؤ اور کڑی یہاں دفن نہیں کیونکہ یہہ خلیفہ رسول
 اور پیغمبر کی ازواج کے باپ تھے۔ آپ ارشاد فرمائیں گے کہ آئم میں سے کوئی

ایسا ہے جو انہیں شناخت کرا ہو۔ لوگ عرض کریں گے کہ ہم انہیں انکی صفات
ساتھ شناخت کرتے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ جناب رسول خدا کی قبر متورکے پاس
سوائے اسکے اور کسی کی قبر نہیں ہیں۔ حضرت پھر ہی سوال کرنے لگے اور
یہی جواب دیا جائیگا۔ حضرت تین روز تک تائید فرمائینگے۔ بعد ازاں
آپ تشریف لا کر ان دیواروں کے مسمار کرنے کا حکم دینگے جو ان قبروں پر
واقع ہیں۔ اور اپنے نقبا کو ارشاد کریں گے کہ قبروں کو اکھاڑ کر لاشوں کو
باہر نکالیں۔ جب قبریں اکھاڑی جائیں گی تو لاشیں تروتازہ برآمد ہوں گی۔ وہ
نہ بوسیدہ ہوں گی اور نہ اٹھیں کوئی تغیر ہوا ہوگا۔ آپ حکم دینگے کہ ان کے
کفن اتار لئے جائیں اور کسی درخت خشک بوسیدہ پر انہیں ڈال پرٹسکا دیا جائے۔
جب اس حکم کی تعمیل کی جائے گی تو وہ خشک تروتازہ ہو کر سبز و شاداب ہو جائیگا
اور شاخیں دراز ہو جائیں گی۔ یہ دیکھ کر بہت سے مشکوک فراج لوگ کہنے لگیں گے
کہ خدا کی قسم یہ الکی شرافت و بزرگی ہے جو ظاہر ہوئی۔ ہم انکی دوستی و محبت
سے فائز ہیں۔ جتنے دلوں میں انکی حقوڑی سی بھی محبت پنہاں ہوگی وہ ظاہر ہو جائے گی
اور وہاں اکر ان پر مفتوں و شیدا ہو جائیں گے۔ جناب مہدی کا منادی ندا کریگا کہ
جو شخص انہیں دوست رکھتا ہو وہ ایک طرف کھڑا ہو جائے چنانچہ خلائق کے
دو گروہ ہو جائیں گے۔ ایک گروہ انکا دوستدار اور دوسرا گروہ وہ ہوگا جو
ان سے بیزاری کریگا۔ اس وقت اسکے دوستوں ہی مخاطب ہو کر جناب مہدی
ارشاد کریں گے کہ اسے بیزاری کرو۔ وہ گروہ جواب دیگا۔ اے مہدی آل رسول
جبکہ ہمیں معلوم نہ تھا کہ خدا کے نزدیک انکی ایسی منزلت ہے تو بھی ہم نے ان سے
بیزاری نہ کی۔ اب ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ اوسکی لاشیں تروتازہ
نکلیں۔ خشک درخت انکی برکت سے سبز ہو گیا بلکہ ہم آپ سے اور ان

لوگوں سے جو آپ پر ایمان لائے اور جنہوں نے انہیں قبول سے نکال کر
 دار پر لٹکایا نیزاری کرتے ہیں۔ یہہ نکر آپ بادیاہ کو کام دینکے اور وہ ایسے
 مثل بیخ بوسیدہ خرا کر دیگی بعد ازاں آپ انہیں دار سے اتار کر یہ اذن
 خدا زندہ فرمائینگے اور تمام لوگوں کو جمع کر کے انکے افعال کو بیان کریگا
 جو مختلف اوقات میں اسے سرزد ہوئے حتیٰ کہ آپ بابل پسر آدم کے قتل
 ہونے کا واقعہ اور حضرت ابراہیم کو آگ میں اور حضرت یوسف کو چاہ میں
 ڈالنے۔ حضرت یونس کا شکم مادی میں قید ہونے۔ قتل یحییٰ اور حضرت عیسیٰ
 کو دار پر کھینچنے۔ سلمان فارسی کے مارنے۔ درخانہ جناب امیر المومنین و
 فاطمہ و حسین پر جلانے کے لئے آگ لیجانے۔ صدیقہ کبرا جناب فاطمہ زہرا کی
 بازو پر تازیانہ لگانے۔ اور اذن کو ایسا صدمہ پہونچانے جس سے حمل محسن
 اسقاط ہوا۔ حضرت امام حسنؑ کو زہر دینے امام حسینؑ کو قتل کرنے اور
 آپ کے افعال و اصحاب کے سر کاٹنے اور ذریت رسول خدا کو اسیر کرنے۔ ال محمد
 کا خون بہانے اور تمام معصیت و ظلم و جور کے واقعات جو عہد آدم سے
 تا زمانہ قیام قائم گذرے ہیں بیان فرما کر ان سب کو ان دونوں کے ذمہ
 ثابت فرمائینگے اور یہہ بھی ان جرموں کا اقرار کریں گے۔ اسکے بعد حکم قائم
 لوگ اسے قیام لینکے اور پھر انہیں درخت پر دار پر کھینچا جائیگا اور
 حضرت کے حکم کی موافق آگ اونہیں جلا کر خاک اور ہوا اونیکی خاک کو براب
 کر دیگی

مفصل۔ اے سید۔ کیا اونکے لئے آخر عذاب ہے؟
 امام علیہ السلام۔ قسم بخدا وہ زندہ کئے جائیں گے اور سید اکبر جناب
 رسول خداؐ و صدیق اکبر امیر المومنین و فاطمہ و حسین علیہم السلام اور ہر

مومن جس کا ایمان کامل ہوگا اور ہر کافر کا کفر مرتبہ کمال پر پہنچا ہوا ہوگا
 حاضر مہول کے اور یہ حضرات اس طرح قصاص و انتقام لینے کے ہر شبانہ
 روز ہزار مرتبہ قتل اور زندہ کئے جائیں گے۔ جتنا کہ خدا کو منظور ہوگا۔
 مترجم کہتا ہے کہ یہ معاصی و قبائح جو ان کے ذمہ ثابت ہونگے باوجودیکہ
 اکثر انہیں سے ایسے ہیں جو ان کے پیدا ہونے سے مدتوں پہلے واقع ہوئے
 ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ خالق بے ہمتانے ایک نور پیدا کیا اور اود کے
 مقابل اویں نور کے سایہ سے ایک ظلمت پیدا کی جیسا کہ فرماتا ہے۔
 وَجَعَلَ لَظُلُمَاتٍ وَالنُّورَ (اور ظلمات و نور کو پیدا کیا) یا یہ کہ خیر کو
 پیدا کیا اور اوسکی مقابل شر کو خلق فرمایا۔ یا یہ کہ محق کو اور اوسکی مقابل
 مبطل کو پیدا کیا تاکہ خلایق کا امتحان لے۔ اور ضیث کو طیبے۔ بدوں کو
 نیکوں سے جدا کرے کیونکہ اگر تنہا نور کو پیدا کرتا تو طلیقہ امتحان درست
 نہ ہوتا اسلئے لازم ہوا کہ ہر ظلمت کے مقابل نور اور ہر مبطل کے مقابل محق
 ایسا ہو جو قوت و صنعت میں اوسکی برابر ہو کیونکہ اگر وہ ظلمت ایسی ہو جو
 نور کے مقابلہ میں مضحمل و مغلوب ہو جائے تو یہ امتحان ٹھیک نہ ہوگا۔ انہیں
 بھی کوی شک نہیں کہ جتنے الوار خداوند کردگار نے خلق فرمائے ان سب
 میں قوی تر نور پاک محمد و علی علیہما السلام ہے اور یہی وہ نور مبارک
 ہے جسے پہلے خدا نے پیدا کیا جیسا کہ خود جناب رسول خدا نے فرمایا
 اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ نُورِي (سب سے پہلے خدا نے میرا نور پیدا کیا) جو
 چیز سہدار سے نزدیک تر ہو وہ اس چیز سے اشرف ہوتی ہے جو سہدار
 سے دور ہو۔ پس ان دو بزرگوں کا نور تمام انبیاء و اوصیاء قوی تر
 ہے کیونکہ ان بزرگوں کا نور اور الوار کی اصل ہے۔ اس نور پاک

کے مقابلہ میں ان لوگوں کی ظلمت ہے جن کی قبریں بحکم مہدی آل محمد اکھڑی
جائیں گی پس حسب مقدمہ سابقہ لازم ہوا کہ اسی ظلمت تمام عاصیوں کی ظلمتوں
سے قوی تر ہے۔ کیونکہ یہ ظلمت نور پاک محمد مصطفیٰ و علی مرتضیٰ علیہم السلام
کے مقابلہ میں ہو اور جس طرح یہ نور تمام نوروں سے قوی تر ہے اور سیل طرح
یہ ظلمت بھی تمام ظلمتوں سے قوی ہوئی چاہے اور یہ بھی ضرور ہے کہ یہ
ظلمت قوت و ضعف میں اس نور کے مساوی ہو۔ پس یہ ظلمت بھی تمام
ظلمتوں کی اصل ہوئی۔ جب یہ بات معلوم ہوگی تو سمجھتے ہیں کہ تمام انبیاء
اولیاء و شہداء و صلحا و صدیقین و مؤمنین تمام اعمال خیر میں اس نور پاک
سے فیض امداد و اعانت حاصل کرتے تھے۔ اسی طرح تمام کفار و منافقین
و فاسقین کو تمام اعمال شر میں اس ظلمت سے مدد پہنچتی تھی پس یہ ظلمت
تمام معاصی و قبائح میں جو تمام عالم میں واقع ہوئے یا آئندہ واقع ہو
مداخلت رکھتی ہے چنانچہ یہ آیت دینی ہدایہ اس مدعا پر مطلق ہے اللہ و
الَّذِينَ آمَنُوا يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ أَلَمْ يَكُنْ لَهُ الْبَصَرُ أَفْوَاجًا
وَالَّذِينَ كَفَرُوا
أُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ أَلَمْ يَكُنْ لَهُ الْبَصَرُ أَفْوَاجًا
أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّغْنَاهُمْ فِتْنَتُنَا إِنَّ فِتْنَتُنَا لَهُمْ فِى الدُّنْيَا لَآ تَرَوْنَ
أَنَّهُمْ يَتَلَفَعُونَ فِيهَا كَصُدُورِ الْحَرِيقِ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلَهُمْ عَذَابٌ
أَلِيمٌ

جناب محمد باقر علیہ السلام نے جلد سینس و ہم سب را الا نوار میں سے
امر کی اس طرح توجیہ فرمائی ہے کہ معاصی و قبائح جو ان کے بعد واقع ہو
اونکا الزام ان پر اس طرح ہے کہ انھوں نے جناب امیر المؤمنین حضرت علی
مرتضیٰ کو حق خلافت سے محروم کیا اور اسی سبب تمام ائمہ مخفی و نہان

و مغلوب رہے اور تازمانہ قائم سلاطین جو غلاق پر مسلط رہے جو کفر
کا فرمان اور گمراہی فوق کا باعث ہوئے اور جو معاصی ان کے پیدا ہوئی
پہلے ہوئے وہ ان کے ذمہ اسوجہ سے ہیں کہ یہ ان قبلہ پر راضی ہوئے
اور جو کسی دوسرے کے فعل پر راضی ہوئے وہ بمنزلہ اسکے ہے کہ گویا اسکے
خود وہ فعل کیا۔ یہ بھی دور نہیں ہے کہ انکی ارواح ان قبلہ کے
صادر ہوئے وقت اشقیاء کے شریک ہوں جیسے ارواح ائمہ اعمال
میں انبیاء و رسل کی امانت اور دفع بلیات میں شفاعت کرتی ہیں۔ قطع نظر
اسکے ہم اس طرح بھی اسکی تاویل کر سکتے ہیں کہ تمام اہل عالم کے معاصی کی ہند
انکے ذمہ ثابت ہو سکتے ہیں یعنی انکے افعال تمام عاصیوں کی برابر ہیں اور
تمام عاصیوں کے افعال کی برابر ان گناہ صادر ہوئے۔

امام علیہ السلام۔ بعد ازاں ہمدی کوفہ کی طرف متوجہ ہوں گے اور
باہن کوفہ و نجف اشرف قیام فرمائیں گے اور سوت آپکی خدمت میں چلیں
ہزار نماز کہ اور اسی قدر جن اور تین سو تیرہ نقبا ہوں گے۔

مفضل۔ کیوں آقا اور سوقت بغداد کا کیا حال ہوگا؟

امام علیہ السلام۔ بغداد اور سوقت غضب خدا میں مبتلا ہوگا۔
بہت سے فتنے اور سسے خراب ویران کر دیں گے جو دہان ہونگے وہ نہرو علموں
اور مغربے آنے والوں علموں۔ اولان علموں کے سر سے محفوظ نہ رہیں گے
جو نزدیک و دور سے آئیں گے۔ قسم بخدا وہاں ایسا عذاب نازل ہوگا جو
نہ کسی آنچھ نے دیکھا ہوگا اور نہ کسی کان نے سنا ہوگا۔ وہاں تلواروں کا
طوفان آئے گا۔ وائے ہو اور سپر جو اپنا مسکن وہاں قرار دے۔ کیونکہ
جو وہاں اقامت کرے گا وہ شقاوت پر باقی رہے گا اور جو باہر چلا جائے گا وہ

رحمت خدا کے سایہ میں ہوگا۔ خدا کی قسم وہاں کے رہنے والوں کے لیے
ایسے اسباب دینیوی فلاح ہوں گے کہ کہا جائے گا دنیا اسی سے مراد ہے۔
اگر فردوس بر روئے زمین است + ہمیں است وہیں است وہیں است
حوریں یہیں کی لڑکیاں ہیں۔ ولداں مخلد وہں سے یہاں کے لڑکے مراد
ہیں اور یہ گمان کرینگے کہ خدا نے مثل یہاں کے کہیں روزی عطا نہیں کی
ہر آئینہ وہاں خدا اور رسول پر افترا باندھا جائے گا۔ احکام کتاب
خدا کے خلاف حکم دیا جائیگا۔ جھوٹی گواہیوں اور شراب خواری و فسق و
فجور اور خون ریزی کی اس قدر کثرت ہوگی کہ تمام دنیا میں کبھی ان افعال
کی ایسی کثرت نہوی ہوگی۔ اسکے بعد خدایتعالیٰ ان فتنوں اور لشکروں اور
علموں کے ذریعہ سے ایسا ویران کریگا کہ جو وہاں سے گزریگا وہ یہی
کہیگا کہ بعد اویہاں نہ تھا۔ بعد ازاں ایک جوان حسنی و عظیم سے خروج کر
یہ آواز فصیح صدادیگا کہ اے آل محمد اوس شخص کی دعوت قبول کرو جسکی عیبت
پر ظالمتی تاسف کرتی ہے۔ اطراف صریح جناب رسول خدام میں بھی وہ
ہی آواز دیگا اور لوگ اوسکی دعوت قبول کرینگے۔ تالقان کے خزانے
اور سب قبضہ میں آجائینگے۔ وہ خزانے طلا و نقرہ کے ہونگے بلکہ وہ کچھ مرد
ہونگے جنکے چہرہ مثل چاند کے روشن ہونگے اور سفید گھوڑوں پر سوار ہاتھوں
میں حزبے لے ہوئے ظالموں کو قتل کرینگے یہاں تک کہ وہ وارد کوفہ ہونگے
اکثر روئے زمین کو ظالموں کے وجود سے پاک و صاف کر کے وہیں قیام کرینگے۔
جبکہ بھدی اور انکے اصحاب کے آئینکی خبر پہنچگی تو اصحاب حسنی جو ان حسنی سے
دریافت کرینگے کہ اے فرزند پیغمبر یہ کون شخص ہے جو ہماری مملکت میں آیا
سنی ادسنے کہیگا کہ میرے ساتھ آؤ تاکہ دیکھیں یہ کون ہے اور اسکے آئینکی

کیا عرض ہے۔ حسنی فائزہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریگا کہ اگر آپ مہدی
 آل محمدین تو فرمائے آپ کے جد جناب رسول خدا کا عصا و انگشتی و
 لباس اور آنحضرت کی زرہ فاضل نام اور آپ کا عامہ سحاب اور گھوڑی
 سربوع اور اشتہر عبا اور آپ کا چچہ دلدار و الاغ یعفور اور گھوڑا براق
 و مصحف امیر المومنین کہاں ہیں۔ فائزہ ان تمام اشیاء کو طلب فرمائینگے
 اور عصا کو ایک سنگ سخت پر گرا دیں گے وہ اوس وقت سرسبز ہو جائیگا
 اور اوسین پتے اور شاخیں پیدا ہونگی۔ حضرت کی عرض اس مہجرہ دکھا
 سے یہہ ہوگی کہ اصحاب حسنی آپ کی نفیلت سے واقف ہو جائیں۔ اور
 آپ سے بیعت کریں۔ یہہ دیکھا حسنی ازراہ تعجب تکبیر کبک عرض کرے گا
 کہ آپ اپنا دست مبارک بڑھائیں تاکہ بیعت کروں۔ آپ اپنا ہاتھ
 بڑھائینگے اور حسنی معشک آپ سے بیعت کریگا۔ مگر چالیس ہزار آدمی جو
 صاحب قرآن اور مشہور بہ طائفہ زیدیہ ہونگے وہ بیعت نہ کریں گے اور کہیں گے
 کہ عصا کا سرسبز ہونا ازراہ سحر ہے۔ اوس وقت یہ دونوں لشکر آپس میں
 جنگ کریں گے۔ جس طائفہ نے بیعت سے انکار کیا ہوگا مہدیؑ اوسکی طرف
 متوجہ ہو کر اوس میں روز و عطا و نصیحت کر کے اپنی طرف بلائینگے مگر وہ کفر اور
 طغیان سے باز نہ آئیں گے۔ پس آپ ان کے قتل کرینکا حکم دیں گے اور اپنی
 اصحاب سے فرمائیں گے کہ ان سے قرآن چھین لو تاکہ انکی حرکت کا باعث نہ ہو
 کیونکہ انہوں نے تحریف کی اور اوسکے احکامات پر عمل نہ کیا۔

مفضل۔ یا حضرت۔ اسکے بعد مہدی کیا کریں گے۔

امام علیہ السلام۔ سفیانی کے مقابلہ سے لئے آپ دمشق لشکر روانہ
 فرمائیں گے۔ جب وہ گرفتار ہو کر آئیں گے تو آپ اوسے بالائے صخرہ قتل کر دیں گے۔

اس کے بعد حضرت امام حسینؑ بارہ ہزار صدیقوں کے ساتھ اور معہ
ان بہتر اصحاب کے جو کربلا کے معالیٰ میں انکی خدمت میں حاضر تھے دنیا کی
طرف رجوع کرینگے۔ پھر صدیق اکبر امیر المومنین علی بن ابی طالب خروج فرما
آپ کے لئے نجف اشرف میں ایک خیمہ ایتادہ کیا جائیگا جس میں اس طرح
چار ستون ہوں گے کہ ایک ستون نجف میں۔ دوسرا ہجرین اور قیسر
ستون صفائین اور چوتھا ستون بینہ میں ہوگا۔ گویا میں اس خیمہ
کے چراغوں کو دیکھتا ہوں جسے آفتاب و ماہ کی مانند آسمان و زمین میں نور
ہو رہے ہیں اور سوقت اس آیہ کا مصداق ہوگا لیوم ترونها آتھل
کل مرضیة عما یرضعت و لضع کل ذات حمل حملها و تری النسا
سکری و ماھم بکری و لکن عذاب اللہ شدید و عظیم۔

و جس دن تم اوسکو دیکھو گے ہر دودہ پلانیوالی اوس سے غافل ہو جائیگی
جسے دودہ پلایا کرتی تھی اور ہر حمل والی اپنا حمل گرا دیگی اور تم لوگوں کو
نشہ کی سی حالت میں دیکھو گے حالانکہ وہ متواسے نہ ہوں گے بلکہ خدا کا عذاب
ہی سخت ہوگا) بعد ازاں سید اکبر جناب رسول خداؐ ان مہاجرین و انصاریہ
کے ساتھ جو آپ پر ایمان لائے اور تصدیق کی اور جہاد میں شہید ہوئے
ظہور فرمائینگے۔ وہ اشخاص بھی حاضر کئے جائینگے جنہوں نے آپکی تکذیب
کی یا آپ کے حق پر ہونے میں شک کیا اور جنہوں نے آپ کے حکم سے روگردانی
کی اور جنہوں نے آپ کو کافران و ساحر و دیوانہ کہا یا جو حضرت سے لڑے۔
یہ سب لوگ اس لئے حاضر کئے جائینگے کہ بعثت رسول خدام سے ظہور
فرمائی تاکہ ہر امام کے زمانہ میں انہوں نے جو افعال کئے ہیں حق و راستی کے
ساتھ ان سے انتقام لیا جائے اور جزا دی جائے۔ اور سوقت اس آیہ

کی تاویل ظاہر ہوگی و نزدیک ان تم علیہ السلام استغفر
 فی الارض و یجعلہم ائمة و یجعلہم الابرار و ینکحہم و الابرار
 و نوری فرعون و ہام و جنودہما منہم ما کافوا منہم و
 ترجمہ - اور ہم یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ ان لوگوں پر جو اس سرزمین
 میں کمزور کر دئے گئے ہیں احسان کریں اور ان کو امام بنائیں اور
 ان کو ہم وارث قرار دیں اور اس سرزمین میں ان کو تسلط عطا کریں
 اور (اس) فرعون کو اور ہام کو اور ان دونوں کے لشکر کو جو انہی
 میں سے تھے وہ کچھ دکھلائیں جس کا (انکی طرف سے) خوف کیا کرتے ہوں
 مفصل - فرعون و ہام ان کون ہیں ؟

امام علیہ السلام - ان سے دو دشمنان محمد و آل محمد مراد ہیں ۔
 مفصل - اے مولا کیا جناب رسول خدا ﷺ اور علی مرتضیٰ بھی قائم
 کے ہمراہ ہوں گے ؟

امام علیہ السلام - یہ لازمی امر ہے کہ یہ حضرات دنیا میں تشریف
 لائیں خدا کی قسم وہ تمام دنیا میں پھرنیکے حتیٰ کہ اس پہاڑ پر بھی تشریف لے جائیں
 جو تمام دنیا کو احاطہ کئے ہوئے ہے ۔ قسم بخدا وہ ظلمات اور دریاؤں کی
 تہ میں بھی جائیں گے اور کوئی جا یہی باقی نہ رہے گی جہاں آپ تشریف لے جائیں
 دین خدا کو سب پر کمر بستہ گویا میں جماعت آئمہ کو دیکھ رہا ہوں اور میں گویا جناب
 رسول خدا کے سامنے ایسا دھواں ہو کر آنحضرت سے شکایت کر رہا ہوں کہ آپ کو
 بعد اچھی امت نے ہماری تکذیب کی اور ہمارے حکم کو ہمارے منہ پر مارا
 ہمیں گالیوں دیں ۔ ہم پر لعنت کی اور ہمیں قتل سے ڈرایا ۔ خلفائے جور نے
 اپنے امورات کے انتظام کی غرض سے ہمیں مکہ و مدینہ سے اپنے پایہ تخت

مین بلایا اور ہم میں سے بعض کو قتل کر دیا یہہ شکر جناب رسول خدا
روئے نگین گئے اور ارشاد کریں گے کہ اے میرے فرزند جو کچھ تکلیف
اذیت تمہیں پہنچائی گئی وہ گویا مجھے پہنچائی۔

پھر جناب فاطمہ زہرا شکایت کریں گی کہ مجھ کو آزار و اذیت دی گئی۔ بارغ
فدک کو مجھے جہنم لیا۔ اور مجلس میں حسین مہاجر و انصار جمع تھے۔
میں نے جا کر اس معاملہ میں گفتگو کی مگر میری بات قبول نہ کی اور کہا گیا کہ
پیغمبر میراث نہیں چھوڑتے۔ میں نے قول حضرت زکریا و یحییٰ و قعدہ حضرت
سلیمان و داؤد علیہم السلام اور ان کے سامنی بطور حجت و دلیل بیان کیا۔
مجھے کہا گیا کہ میں وہ قبالہ پیش کر دوں جو فدک کے بارہ میں آپ نے تحریر
فرما دیا تھا۔ میں نے وہ قبالہ نکالا تو مہاجرین و انصار اور تمام عربوں کے
سامنے مجھے چھین کر ادھر سے تھوکا اور اسے بارہ پارہ کر دیا۔ میں اندوہنا
اور روتی ہوئی اسی گرم ہوا میں اپنی قبر پر آئی جبکہ میں گرمی کی وجہ
سے بہت مضطرب تھی۔ خدا تعالیٰ اور آپ سے میں نے استغاثہ

قول زکریا جیسا کہ خدا تعالیٰ اپنے کلام میں ارشاد فرماتا ہے یہی۔ لہذا لی
مراد نکلیا و لیا یرث و یورث من آل یعقوب و اجعلنا
(دوسرے) خلیفہ۔ ترجمہ۔ لیکن اپنے پاس سے ایک وارث عطا کر کہ وہ میرا (بھی)
وارث ہو اور آل یعقوب کا (بھی) وارث ہو اور اے میرے پروردگار اسے اپنا پڑ
قرار دے) اور قصہ سلیمان میں ارشاد ہے و ورث سلیمان داؤد ترجمہ
اور سلیمان داؤد کے وارث ہوئے۔ جناب فاطمہ نے یہی دو آیتیں حجت میں پیش کی
تھیں اور فرمایا تھا کہ بقول تمہارے اولاد کے لئے کوئی ترکہ نہیں چھوڑتے لیکن ان
راہیوں کا کیا جواب ہے؟

کیا اور رقیہ دختر فتی کے قول سے مشمل ہو کر کہتی تھی قل کان بعدک
 انباء فنبأه لو كنت شاهداً له عالم یکبر الخطب - انا فقد نالک
 نقل الارض واهلها واجل اهلک فاشهد لهم نقد لبعو
 ابدت رجال لنا فحی وصددهم لما فایت وحوالت دونک
 محجب لكل قوم لهم قرب ومنزلة عند الاکابر علی الازنین
 مقرب - یالیت قبلک کان الموحل بنا امنوا ففاز ابا الذی
 طلبوا - حاصل مضمون ان ابیات کا یہ ہے - آپکی وفات کے بعد
 بہت مصائب پڑے - اگر آپ ان مصیبتوں کے وقت موجود ہوتے تو
 ایسی سختیاں نہ ہوتیں - برسہا برس آپ اس طرح مفقود ہوئے جیسے زمین پر
 باران کو مفقود کر دیتی ہے آپکے اہل و عیال پریشان ہو گئے - آپ انکا حال تو
 ملاحظہ فرمائیں کہ اہل زمانہ اونکے ساتھ کیسی بازی کرتے ہیں یعنی ادھن بکاشت
 پہنچاتے ہیں - جبکہ آپ نے وفات پائی اور آپ ہم سے دور ہو گئے اور
 ہمارے اور آپکے درمیان حجاب واقع ہو گیا تو بعض شخصوں نے ہمارے
 کینہ کو ظاہر و آشکار کر دیا جو ہماری طرف سے اونکے دلوں میں پوشیدہ تھا -
 جس قوم کی خدا کے نزدیک قرب و منزلت تھی وہ آپکی وفات سے کمینہ
 سے ملحق ہو گئی یعنی آپ کی وفات کے بعد اونکی عزت و کثرت سے تبدیل ہوئی
 آپکی وفات سے پہلے کاش مجھے موت آجاتی - بعض آدمیوں کو وہ شہر
 مل گئی جسکے وہ طلبکار تھے یعنی بعض لوگ آپکی موت کے خواہشمند تھے
 اور آرزو کرتے تھے اونکا یہ مطلب پورا ہوا -

بعد ازاں آپ کہیں کہ چند لوگوں کو معہ گروہ خلافت میرے دروازہ پر آئے
 یہ بھاگیا کہ امیر المومنین کو پکار کر بیعت کر نیکی لے سقیفہ بنی ساعدہ میں لیجان

اور وقت امیر المومنین آپ کی ازواج کے معاملات طے کرنے اور قرآن جمع کرنے اور آپ کا قرض ادا کرنے میں مشغول تھے جو اسی سہرا درہم تھا۔ امیر المومنین نے اپنا تمام اسباب فروخت کر کے آپ کا قرض ادا کیا۔ اس وقت ان سے کہا گیا کہ یا علی! ہر اگر اس امر کو قبول کیجیجے میرا تمام مسلمانوں نے اتفاق کر لیا ہے۔ اگر آپ اس سے قبول نہ کریں گے تو آپ کو قتل کر دیا جائیگا۔ سری کینر فہ نے جواب دیا کہ امیر المومنین جن کا مومنین مشغول ہیں اگر آپ دلو مین الفسان کرو تو حق علی کی طرف ہے۔ یہ سنکر خانہ امیر المومنین و فاطمہ و حسین و زینب و ام کلثوم و فہ کے جلانے کیلئے دروازہ پر لکڑیاں جمع کیں اور اونہیں آگ لگا دی۔ مینے دروازہ کے پیچھے سے کہا کہ اگر ناان تجہیر داسے ہو۔ تو کیا جرات کرتا ہی آیا تجھی یہ منظور ہے کہ تسل رسول کو قطع اور نور کو خاموش کر دے حالانکہ خدا اپنے نور کو خود تمام کر نیوالا ہے۔ ان باتوں سے خشناک ہو کر اس نے مجھ سے کہا کہ اسے فاطمہ خاموش رہو کیونکہ اب محمد دنیا میں نہیں ہیں اور نہ فرشتے خدا کی طرف سے امر و نہی کا حکم لاتے ہیں۔ علی بھی مثل ادرون کے ایک مسلمان ہیں یعنی اوہنیں دوسروں پر کوئی فیصلت نہیں ہے۔ ان دو باتوں میں سے ایک بات اختیار کرو۔ یا تو علی! ہر اگر بیعت کریں یا مین تم سب کو جلا دوں گا۔ مین نے گریہ و زاری کے ساتھ درگاہ خدا میں عرض کیا اللھم الیہ اشکو فقد نبیای و رسولای و صفیای و ارقاۃ امتہ علینا و منعہم بانا حقنا الذی جعلتہ لنا فی کتابک المنزل علی نبیائنا المرسل۔ یعنی اے پروردگار مین تجھے تیرے نبی اور رسول برگزیدہ کے مفقود ہونے کی اور امت کے ہماری بات قبول نہ کرنے کی اور مین اپنی حق سے محروم کرنے کی شکایت کرتی ہوں۔

وہ بہار احق ایسا تھا جکا ذکر اس کتاب میں موجود ہے تو نے انہی رسول
 پر نازل فرمائی یہ شکر کہا گیا کہ اسے فاطمہؑ ان باتوں کو چھوڑ دیکھی
 ایسا نہیں ہوا کہ خدا نے نبوت و خلافت کو ایک خاندان میں جمع کیا ہو۔
 اس اثنا میں گہر کو آگ لگ گئی اور ایک شخص نے دروازہ کھولنے کے لئے
 ہاتھ اندر ڈالا۔ دوسرے شخص نے میرے بازو پر تازیانہ مارا جسکی ضرب
 سے سیاہ نشان ہو گیا۔ مجھے یہ سیاہ بازو بند دیا گیا جیسا کہ عورتیں پہنا
 کرتی ہیں۔ پھر دروازہ کو میرے شکم پر گرا دیا جسکی وجہ سے چھ مہینوں کا حمل
 محسن ساقط ہو گیا اور سوقت دروازہ پر لوگوں کا ہجوم ہو گیا میں نے منہ
 کھول کر فرما شروع کیا جبکہ میرے گوشوارے چادر کے نیچے سے نمایاں ہو
 اور بہ آواز بلبت میں کہہ رہی تھی۔ وابتا۔ وار رسول اللہ۔ ایک دختر
 کی تائید کر کے اسے مارتے ہیں شکم میں اس کے بچہ کو مار ڈالا۔ میری آواز
 شکر امیر المؤمنین گھر سے باہر آئے اور آپکی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں
 آپ نے اپنی قبا مجھے اڑھا دی اور فرمایا اسے دختر رسول تمہیں
 معلوم ہے کہ تمہارے پیر فریر گوار ایک رحمت تھے جنہیں خدا نے بہتر
 نے اہل عالم کی طرف بھیجا تھا رضائے الہی کو منظور کر دو اور اپنے منقہ
 کو دور کر کے اپنا سر بلبت نہ کرو یا فاطمہ۔ خدا کی قسم اگر تم نے ان کو
 نفرت کی تو کوئی شخص بروئے زمین پر جو رسالت جنابا محمد مصطفیٰ و موسیٰ
 و عیسیٰ و ابراہیم و نوح و آدم کی گواہی دیتا ہے باقی نہ رہے گا۔ بعد
 از ان آپ نے اس کردہ سے کہا تم پر وائے ہو قبل اسکے کہ میں
 تمہارا بچہ میرے گھر سے باہر نکل جاؤ۔ یہ نکر وہ تمام گروہ نکل کر
 دروازہ سے باہر ٹھہر لیا۔ امیر المؤمنین نے فتنہ کو آواز دی تاکہ وہ

میرے پاس آکر فائز کی خدمت انجام دے اور فرمایا جو طفل شہید
ہوا ہے یہ اپنے جد جناب رسول خدا کی حضور میں حاضر ہو کر انکی
شکایت کریگا۔ پھر امیر المومنین مجھ اور حسین اور زینب و ام کلثوم
کو تاریکی شب میں لیکر مہاجرین و انصار کے گہروں پر لائے اور
انہیں وہ عہد و پیمان یاد دلائے جو انہوں نے جناب رسول خدا
کی حیات میں کئے تھے اور چار مرتبہ انہوں نے امیر المومنین سے
کہہ رکھے اور نے آپ نے فرمایا کہ میرا امیر المومنین ہونا قبول کرو۔
ان سب وعدہ کیا کہ ہم صبح کو آپکی مدد کریں گے۔ جب صبح ہوئی تو کسی
بھی کچھ امداد نہ کی۔

جناب فاطمہ کی شکایت کرنے کے بعد حضرت علی مرتضیٰ کھڑے ہو کر اس
مصیبت کی شکایت کریں گے جو بعد وفات جناب رسالت آپ پر پڑی
آپ عرض کریں گے کہ میرا قصہ اس امت کیسا ہتہ ایسا ہی ہے جیسا
ہارون کا بنی اسرائیل کے ساتھ ہوا اور اس وقت میرا سخن ویسا ہی
جو ہارون نے حضرت موسیٰ سے کہا تھا قال ابن ام ان القوم
استصغفونی وما دوا لقتلونی فلا قسمت لی الا عدا و لا
تجعلنی مع القوم الظالمین ترجمہ۔ عرض کی کہ اے میرے
انجام سے بالتحقیق قوم نے مجھ ضعیف سمجھا اور قریب تھا کہ مجھے قتل کر دی
پس آپ مجھ پر دشمنوں کو نہ ہنسوائیں اور ظالم لوگوں کے ساتھ میرا
شمار نہ کریں) میں صبر کر کے تسلیم و رضا کو اختیار کیا (انکی
مخالفت کی وجہ سے اور اس عہد و پیمان کے پورے کرنے کے سبب جو انہوں
نے مجھ سے کیا تھا اور نہ حجت تمام ہو گئی۔ یا رسول اللہ میں اپنی معیشتوں

گرفتار ہوا کہ کسی پیغمبر کے کسی وصی نے نہ اوٹھائی ہوئی تھی۔ حتیٰ کہ بن
 عبد الرحمن ابن ملجم کی تلوار سے شہید کیا گیا اور انھوں نے میری بیعت کو
 توڑ ڈالا۔ طلحہ و زبرجرج و عمرہ کے بہانہ سے آپ کی فلان زوجہ کو مار لے
 گئے اور وہاں سے بصرہ لاکر بصرہ کو مسخر کر لیا۔ میں بھی شکاری اور فوجی
 مقابلہ کو نکلا۔ اول میں نے خدا اور آپ کو اور ان احکام کو جو آپ کا
 تھے اونہیں یاد دلانے لیکن اونہیں کچھ تاثیر نہ ہوئی اور نہ وہ اس
 عمل قبیح سے باز آئے پس میں نے اونہیں جہاد کیا تا انکے خداوند کرد
 نے مجھے اونہیں غالب کیا۔ بیس ہزار مسلمانوں کا خون بہا اور ستر
 آدمیوں کے ہاتھ قلم ہوئے جنہوں نے یکے بعد دیگرے آپ کے زوجہ
 کے اشتراک میں مار پکڑی تھی۔ یا رسول اللہ جو لڑائی آپ کے سامنے
 اور آپ کے بعد ہوئیں اونہیں ایک ہی ایسی شریہ و سخت جنگ مثل
 اسکے نہ تھی۔ یا رسول اللہ یہ لڑائی سب سے زیادہ سخت تھی لیکن میں نے
 اس سختی پر صبر کیا اور سب فرمودہ خدا جو آپ نے مجھے فرمایا تھا کہ
 وَاَصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ یعنی صبر کر اور تیرا صبر خدا کیلئے
 ہے میں نے اس پر عمل کیا۔ یا رسول اللہ آپ کی وفات کے بعد آپ کی
 امت میں اس آیت شریف کی تاویل ظاہر و آشکار ہو گئی و مَا مُحَمَّدٌ
 إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۚ أَفَنُفِثَ بِمَاتِ ۚ
 قَتَلَ لِقَالِهِمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَىٰ عَقْبِهِ فَلَنْ
 يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُ شَيْئًا وَسْئَلُكَ اللَّهُ الشُّكْرَ تَرْجُمَہ - محمد ایک
 ہی ہیں جن سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے کیا اگر وہ مرجائیں گے یا قتل
 کر دیئے جائیں گے تو تم اپنی پچھلے پاؤں پٹ جاؤ گے اور جو اپنے پچھلے

باؤن پلٹ جائیگا وہ خدا کا کچھ نہ بگاڑیگا اور غصہ سب خدا شکر کرے
والوں کو جزا دیگا۔)

اے مفضل۔ جب جناب امیر المومنین شکایت کر چکے تھے تو حضرت
امام حسنؑ اپنے جد کئی مدت میں عرض کرتے۔ اے جد بزرگوار جب
جناب امیر المومنین نے مدینہ سے کوفہ کو ہجرت کی تو میں ادس وقت تک
اونکے ہمراہ رہا۔ جب تک آپ کو عبد الرحمن ابن ابی بکر لعنتہ اللہ نے
شہید کیا۔ آنحضرت نے مجھے وہی وصیتیں کیں جو آپ نے اونیہیں
فرمائی تھیں۔ جب معاویہ کو میرے والد کے شہید ہونے کی خبر پہنچی
تو اس نے زیاد کی سرکردگی میں ایک سو پچاس ہزار شکر کوفہ کو روانہ
کیا اور زیاد کو حکم دیا کہ مجھے اور میرے بھائی حسینؑ اور دیگر بھائیوں
اور ہمارے اہلبیت اور دوستوں کو گرفتار کر کے معاویہ کی بیعت
مے اور جو انکار کرے اور کافر قتل کر کے معاویہ کے پاس روانہ کر دے
جب مجھے یہ خبر معلوم ہوئی تو میں نماز کیلئے مسجد جامع کوفہ میں آیا
اور منبر پر جا کر مجمع خلائق کے سامنے بعد حمد و ثنائے الہی میں نے یہ بیان
کیا جسکا خلاصہ مضمون یہ تھا۔ اے کروہ مردم دیار اسلام کہ نہ اور
آیت و ایمان محو ہو گئے۔ یہ دیکھ کر اہل ایمان کا مسلک ہو گیا
پس ان شیطان عنفون کے مناسد۔ ار اس زمانہ کے خائنوں
کے حکم سے ہم کو قرار نہیں ہے۔ خدا کی قسم حق و باطل کے امتیاز کی
ربطیں اور علامتیں واضح اور آشکار ہو گئیں اور امور امت مشتبہ
ظاہر ہو گئیں انہیں کوئی شہید باقی نہ رہا۔ حق ہم آئمہ کے ساتھ ہے۔ اور
ہم منتظر تھے کہ آیہ و انجیل لا رسول قلنا قلت الخ کی

تاویل ظاہر ہو۔ قسم خدا کی تاویل ظاہر ہوگئی۔ کیونکہ میرے جد
 خباب رسول خدا نے اذفات پائی۔ میرے پدر بزرگوار شہید ہو گئے
 لوگوں کے دلوان میں وسوسہ پیدا ہو گیا اور اوٹھون نے فتنہ و فساد
 کی صدائیں بلند کرنی شروع کر دیں۔ اور سذیت و طریقہ پیغمبر کی
 مخالفت اختیار کی کیسی عجیب بات ہے کہ اس فتنہ کے ذمہ داری حق کی دعوت
 اور اس استغاثہ کی طرف مطلق توجہ نہیں کی جاتی جو اس فتنہ سے
 نجات پانے کے لئے کرتا ہے۔ اور نہ اسکی اطاعت کی جاتا ہے بلکہ فتنہ
 برپا کرنے والے کی طرف مائل ہوتے ہیں اور نفاق کی باتیں ظاہر ہوتی
 ہیں۔ اہل خلاف و نفاق کے علم ملکوتوں میں پھرنے لگے اور اہل شام
 عراق کے خارجیوں کے شکر نے ایک دوسرے پر خروج کیا۔ خدا
 تمہیں رحم کرے اور آشکارا اور علم بزرگ کی طرف آو۔ وہ ایسا نور ہے جو کبھی خاموش نہیں ہوتا
 اور الیاقی جو کبھی خاموش نہیں ہوتا اور الیاقی جو کبھی غفی وہاں نہیں آتا۔ ایہا الناس
 خواب غفلت بیدار ہو اور ضلالت و گمراہی کی جو ایک پی نہیں گمیری ہوئے ہو اس سے
 باہر نکلو۔ میں اس خدا سے۔۔۔ کی قسم کہا کرتا ہوں جو دانہ شہادۃ
 کرتا ہے درجۃ انسان کو پیدا کیا۔ اگر تم صاف دلی اور ای نیت
 خالص کے ساتھ جس میں مطلق نفاق و مخالفت نہ ہو مجھ سے بیعت کرو
 تو آئینہ میں ایسا جہاد کرونگا جس کی تلواریں اور نیزے اور گھوڑوں کے
 سہم بھی تنگ آجائیں گے۔ خدا تم پر رحمت کرے۔ میری بات کا
 جواب دو۔ یا رسول اللہ۔ یہ سنکر گویا اہل کوفہ کے بدن بحس
 ہو گئے اور میری دعوت کو سنکر ساکت ہو گئے۔ مگر صرف بنی
 اشخاص اٹھ کر میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ یا بن رسول اللہ

ہم اپنے نفسوں و دلوں کے مالک نہیں ہیں ہم ایک حضور میں کھڑے ہیں اور ایک حکم کی طاعت
 کرنے کو آمادہ ہیں۔ جو کچھ آپ حکم دین اس کی تعمیل کرنے کو ہم موجود ہیں۔ میں نے
 دانے بائیں دیکھا مگر سوائے ان بیس آدمیوں کے اور کسی کو نہ دیکھا
 جو مجھ سے بیعت کرتا میں نے اپنے دلیس کہا کہ مجھے اپنے جد جناب
 رسول خدا کی پیروی کرنی چاہئے کہ جب اُن تیس آدمی آپ کے یار
 تھے تو آپ پوشیدہ عبادت کیا کرتے تھے اور امر خدا کا اظہار
 نہ کرتے تھے۔ جب چالیس آدمی آپ کے معین و مددگار ہو گئے
 تو اس وقت آپ نے امر الہی کو ظاہر کرنا شروع کیا۔ اگر میرے
 ہمراہ چالیس آدمی بھی ہو جائیں تو میں بھی راہ خدا میں جہاد کروں
 اس کے بعد میں نے اپنا سر آسمان کی طرف بلند کر کے کہا۔ اللّٰهُمَّ
 اِنِّیْ قَدْ دَعَوْتُ وَاَنْذَرْتُ وَاْمَرْتُ وَنَهَيْتُ کَا لَوْ اَعِنِ اِجَابَتِ
 الدَّاعِیْ غَافِلِیْنَ وَعَنْ نُّصْرَتِهِ قَاعِدِیْنَ وَعَنْ طَاعَتِهِ مُقَصِّرِیْنَ
 وَکَا عِدَائِهِ نَاصِرِیْنَ اللّٰهُمَّ فَاَنْزِلْ عَلَیْهِمْ رِجْزَکَ وَبَاسْکَ
 وَعَذَابْکَ الَّذِیْ لَا یُرَدُّ عَنْ الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ۔ یعنی اے پروردگار
 بدستیکم میں نے خلائق کو حق کی طرف بلا کر ڈرایا۔ اور اُنہیں امر و
 نہی سے آگاہ کیا۔ وہ میری بات قبول کرنے اور میری مدد کرنے سے
 پیچھے ہٹ گئے اور میری اطاعت کرنے سے قاصر رہے انہوں نے
 میرے دشمنوں کی امداد کی۔ پس اے پروردگار ان پر ایسی
 شدت کا عذاب نازل فرما جو ان ستمکاروں سے نہ پھر سکے
 درگاہ باری تعالیٰ میں یہ فقرات عرض کر کے میں بمبصرے اتر آیا
 اور میں نے ارادہ کر لیا کہ کوفہ سے مدینہ کو چلا جاؤں۔ اسکے بعد

بعض آدمیوں نے میرے پاس آکر بیان کیا کہ معاویہ نے اپنی سزا زدہ کو
کوفہ وغیرہ میں بھیجا ہے اور مسلمانوں نے ہر طرف بغاوت شروع
کر دی۔ جس نے اسے جنگ کی اسے قتل کر کے عورتوں اور بچوں کو بھی
مار ڈالا۔ میں نے اُسے کہا کہ اہل کوفہ میں مطلق وفاق نہیں۔ ان
لوگوں کے ہمراہ کچھ شکر روانہ کر کے میں نے کہا کہ اہل کوفہ پھر میری
بیعت توڑ کر معاویہ کی اطاعت کر لیں گے۔ اور انجام میں ایسا ہی ہوا
جو میں نے کہا تھا۔ یعنی میری بیعت شکنی کر کے انہوں نے معاویہ کی
اطاعت قبول کر لی۔

امام حسنؑ کے اس عرض کرنے کے بعد حضرت امام حسینؑ علیہ السلام
سے شہدائے کربلا از سر تا پا خون سے آلودہ شکایت کرنے کے لئے
کھڑے ہونگے۔ جب جناب رسول خداؐ آپ کو اس حال سے ملاحظہ فرمائی
تو رونے لگیں گے۔ آنحضرتؐ کے رونے سے تمام اہل آسمان و زمین مصروف
گریہ ہونگے۔ جناب فاطمہؑ ایسے درد سے روئیں گی کہ زمین کو ترزل ہو گا۔
امیر المومنینؑ بھی کھڑے ہوں گے۔ امام حسنؑ دست راست پر اور
جناب فاطمہؑ بائیں طرف استادہ ہونگی۔ جناب رسول خداؐ امام
حسینؑ کو اپنی آغوش میں لیکر فرمائیں گے اے حسینؑ میں تجھ پر خدا
ہو جساؤں تیری آنکھیں روشن رہیں اور میری آنکھیں تیرے دیدار
سے نورانی ہوں۔ امام حسینؑ کے دست راست کی طرف جناب
حمزہؑ سید الشہدا اور دست چپ کی طرف جعفر طیار بن ابوطالب
آکر کھڑے ہونگے۔ اُس وقت خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت
اسد اور امیر المومنینؑ نالہ و فریاد کرتے ہوئے محسن کو لائیں گی۔ اور

جناب فاطمہ زہرا عرض کریں گی یَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ
خَيْرٍ مَحْضًا وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ تَوَلَّىٰ وَتَوَلَّىٰ وَبَيْنَهُنَّ هَادٍ إِلَىٰ آثَارِهَا
ترجمہ۔ اُس دن ہر نفس اُس نیکی کو جو وہ کر چکا ہے اور اوس بدی کو
جو وہ کر چکا ہے موجود پائے گا۔ اور یہ خواہش کرے گا کہ کاش خود اُس کے
اور اوس دن کے مابین ایک مدت طول و طویل حائل ہوتی۔

مفضل کہتے ہیں کہ جب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ بیان
کیا تو آپ شدت سے رونے لگے بہانہ کہ آپکی ریش مبارک آنسوؤں
سے تر ہو گئی۔ اور فرمایا اس قصہ کے ذکر کرتے وقت جو آنکھ گریاں ہوں
وہ روشن نہ ہو مفضل کہتے ہیں کہ مجھ پر بھی رقت طاری ہوئی اور پھر
دریافت کیا۔

مفضل۔ کیوں مولا۔ اس رونے کا کس قدر ثواب ہے؟
امام علیہ السلام۔ اگر اہل حق اس غم میں گریاں ہوں تو عجب ثواب
عطا ہوگا۔

مفضل۔ یا حضرت۔ اس آیت کی کیا تاویل ہے وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ
مُئْتَلَتْ بِأَنْفِ ذَنْبٍ قَتَلَتْ۔ ترجمہ۔ جبکہ مودہ (یعنی قبر میں دفن
کئے ہوئے) سے سوال کیا جائیگا کہ وہ کس گناہ پر قتل کئے گئے؟
امام علیہ السلام۔ یا مفضل۔ خدا کی قسم مودہ سے محسن مراد ہے
کیونکہ مودہ ہم اہمیت سے ہے۔ جو اس کے سوا بیان کرے وہ جھوٹا ہے
پس بر ذریعہ یا قیامت محسن سے پوچھا جائیگا کہ وہ کون سے جرم
کی پاداش میں قتل کیا گیا۔

مفضل۔ اسکے بعد کیا واقعہ ہوگا؟

امام علیہ السلام۔ فاطمہ زہرا دختر رسول خدا اکبرؐ ہو کر عرض کریں گی
 اللَّهُمَّ أَنْجِ زَوْجَكَ وَمَوْعِدَكَ لِي فِيمَنْ ظَلَمْتَنِي وَغَصَبْتَنِي وَضَرَبْتَنِي
 وَخَرَعْتَنِي لِكُلِّ أَوْلَادِي (یعنی اسے پروردگار اس وعدہ کو وفا
 فرما۔ جو تو نے اُسے انتقام لینے کی نسبت کیا ہے جنہوں نے مجھے ظلم
 کیا۔ اور میرے حق کو غصب کیا اور مجھے مارا۔ اور میری تمام اولاد کو مار کر
 مجھے تکلیف اور رنج دیا۔ اُس مظلوم کے حال پر تمام ملائکہ آسمان و حاملان
 عرش و ساکنین ہوا اور تمام اہل دنیا جو زمین پر ہونگے با آواز بلند رونے
 لگیں گے اور درگاہ الہی میں فریاد کریں گے۔

اے بفضل۔ کوئی شخص جو ہم سے لڑا اور ہم پر ظلم کیا یا ہماری تکلیفوں
 سے راضی ہوا ایسا باقی نہ رہے گا جو اس روز ہزار مرتبہ قتل نہ کیا جائے
 ان میں وہ لوگ شامل نہیں جو راہ خدا میں کشتہ ہوئے اور جنہوں نے
 موت کا ذائقہ نہیں چکھا۔ انکی نسبت خدا فرماتا ہے۔ وَلَا تَحْسِبَنَّ
 الَّذِينَ يَمُوتُونَ قَتْلًا إِنَّهُمْ لَحَيَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ يَمُرُّ
 نَقْرُهُمْ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ
 لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْقِهِمْ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
 ترجمہ۔ اور جو لوگ راہ خدا میں قتل کئے گئے ہیں انکو ہرگز ہرگز مردہ
 نہ خیال کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے پاس نرق پاتے ہیں
 اسنے اپنے فضل سے جو کچھ انکو دیا ہے وہ اُس سے خوش ہیں اور
 جو لوگ پیچھے رہ گئے ہیں اور اب تک اُنھے نہیں ملے ہیں اُن کے
 پاس ہیں خوشخبری پاتے ہیں کہ انپر کسی طرح کا خوف نہیں ہے
 اور نہ وہ رنجیدہ ہونگے

مفضل۔ اے ہولا۔ اکثر شیعہ ایسے بھی ہیں جو آپ کی رحمت کے قائل نہیں ہیں۔

امام علیہ السلام۔ آیا اونہوں نے میرے جد جناب رسول خدا اور ہم آئمہ کا قول نہیں سنا جو اس آیت کی نسبت کہتے ہیں وَلَنذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْاَلَدِّیْ دُونَ الْعَذَابِ الْاَلَاکِبَرِ (ترجمہ۔ ہر آئینہ ہم اونکو بڑے عذاب سے پہلے چھوٹا عذاب دینگے) چھوٹا عذاب رحمت اور بڑا عذاب روز قیامت ہے۔ اس روز زمین و آسمان تبدیل ہو جائینگے اور سب خدا کے قہر کی حضور میں حاضر ہونگے۔

مفضل۔ اے میرے آقا مجھے چند آیات قرآنی سے معلوم ہوا ہے کہ آپ برگزیدگان خدا سے ہیں۔ منجملہ ان آیات کے یہ ہيْ يَوْفَعُ كَوْنُ جَاثٍ مِّنْ تَشَاءُ۔ (ترجمہ) ہم جسکا چاہتے ہیں چننے درجہ مرتبہ بلند کرتے ہیں، ازان جملہ خداوند عالم فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰ اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنۢ بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (ترجمہ) بالتحقیق اللہ نے آدم اور نوح اور آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام عالموں سے برگزیدہ کیا۔ ان میں سے بعض بعض کی اولاد ہیں۔ اور اللہ سننے والا (اور) جاننے والا ہے۔

امام علیہ السلام۔ اے مفضل۔ اچھا۔ یہ تو بتاؤ کہ ہمارا ذکر قرآن میں کس جگہ ہے۔

مفضل۔ خدا کے برتر کے اس ارشاد میں اِنَّ اَوْحٰی السَّاسِ

يَا اِبْرَاهِيْمَ لِلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ
ترجمہ - بلا شک بمقابلہ کل آدمیوں کے ابراہیم سے زیادہ خصوصیت

اُن لوگوں کو ہے جو اُن کے پیرو ہیں اور اس نبی کو ہے اور اس لوگوں کو
جو اس پر ایمان لائے ہیں اور اس کے مومنوں کا کارساز ہے، ازاںجملہ
یہ قول خدا کے عزیز ہے۔ مِلَّةَ اٰبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ هُوَ سَمُّكُمْ الْمُسْلِمِيْنَ

ترجمہ - میرے باپ ابراہیم کے مذہب کے تابع ہو۔ تمہیں مسلمان کے
نام سے موسوم کیا (نجلہ اور آیتوں کے ایک یہ آیت ہے وَاجْتَنِبِيْ وَبَنِيَّ
اِنْ تَعْبُدُوْا الْاَوْصِيَاءَ - (ترجمہ - پروردگار مجھے اور میری اولاد کو
تو ان کی پرستش سے دور فرما) میں معلوم ہے کہ جناب سول خدا اور

امیر المؤمنین نے ہرگز بتوں کی پرستش نہیں کی اور طرہ العین
کے لئے بھی انہیں خدا کا شریک قرار نہیں دیا۔ ایک یہ ارشاد
بارتعالیٰ ہے۔ وَاجْتَنِبِيْ اِبْرَاهِيْمَ رَبِّہٖ بِكَلِمَاتٍ فَاتَمَّحَتْ
قَالَ اِنِّیْ جَاعِلٌ لِّلنَّاسِ اِمَامًا قَالَ وَمَنْ ذَرِّیَّتِیْ قَالَ

لَدُنَّیْ اَلْعَہْدِی الظَّالِمِیْنَ - (ترجمہ - اور (اُس وقت کو یاد کرو)

جگہ ابراہیم کا اُس کے رب نے کلمات سے امتحان لیا اور ابراہیم نے
اولاد کو پورا کر دیا (خدا نے فرمایا کہ میں تم کو کل آدمیوں کا امام مقرر
کرنے والا ہوں۔ (ابراہیم نے) عرض کی اور میری اولاد میں سے؟

(خدا نے) فرمایا جو ظالم ہونگے (وہ) میرے عہد سے فائدہ
نہ اٹھائیں گے۔) اے مولا۔ کوئی ظالم یا تمکار عہدہ امامت پر
فائز نہیں ہوتا۔

امام علیہ السلام۔ اور مفصل یہ نہیں کیسے معلوم ہوا۔؟

مفضل۔ حضور میرا اس بات میں امتحان نہ لیں جو میری طاقت سے باہر ہے۔ اور آپ میری آزمائش نہ فرمائیں۔ کیونکہ جو کچھ مجھے معلوم ہے وہ سب حضور ہی کے علم کا تصدیق ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ جو علم آپ کو عطا ہوا ہے اسی سے میں نے یہ باتیں اخذ کیں ہیں۔

امام علیہ السلام۔ یا مفضل۔ تم نے یہ سچ بیان کیا۔ اگر تم اس نعمت کا اقرار نہ کرتے جو خداوند عالم نے تمہیں عطا فرمائی ہے۔ تو ہرگز تم اس قدر صاحب فضل و دانش و اہل علم نہ ہوتے۔ اچھا بتاؤ وہ کونسی آیت ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کفار ظالم و تمکار جو مفضل۔ یہ آیہ مبارک۔ وَالْكَافِرِينَ هُمْ الظَّالِمُونَ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ (ترجمہ۔ کفار ظالم ہیں۔ اور کفار بھی فاسق ہیں) جو کافرو فاسق و تمکار ہو تو خدا اُسے کسی طرح خلیفہ کا امام یا پیشوا مقرر نہیں کر سکتا۔

امام علیہ السلام۔ احسن! اچھا اے مفضل۔ تم کس آیت کی رو سے ہماری رحمت کے قائل ہوئے۔ حالانکہ بعض شیعہ اس کے معتقد ہیں کہ رحمت یہ ہے کہ خدا اُسے تعالیٰ ملک و سلطنت و نبیائے آئمہ کو عطا کر کے ہدیٰ کو عنایت فرمائے گا۔ وہ یہ نہیں جانتے کہ پروردگار نے ہم سے ملک و سلطنت کب چھین لی تھی۔ جو ہم کو واپس کرے گا۔

مفضل۔ خدا کی قسم ایسا نہیں ہے جو بیان کیا جاتا ہو ملک آپ سے نہ چھینا گیا اور نہ چھینا جاسکتا ہے۔ کیونکہ وہ ملک سلطنت

ملک نبوت و رسالت و وصیت امامت ہے۔

امام علیہ السلام۔ اے مفضل۔ اگر ہمارے شیعہ آیات قرآنی میں تفکر و تأمل کریں تو ہرگز ہمارے فضائل میں شک نہ کریں۔ کیا انہوں نے خدا کا یہ ارشاد نہیں سنا۔ وَتُؤَيِّدُ بِنُحْمٍ عَلَى الَّذِينَ اسْتَضَعُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجَّيْنَاهُمْ أُمَّةً وَنَجَّيْنَاهُمُ الْوَارِثِينَ وَكَانَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُرَوِّعُونَ وَمَا مِمَّنْ وَنَجَّيْنَاهُم مِّنْ مَّا كَانُوا فِي شَكٍّ رُّون۔ (ترجمہ اور ہم یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ ان لوگوں پر جو اس سرزمین میں کمزور کر دیئے گئے ہیں۔ احسان کریں۔ اور اوں کو امام بنائیں اور ان کو ہم وارث قرار دیں اور اس سرزمین میں اوں کو تسلط عطا کر دیں اور (اس) فرعون کو اور ہامان کو اور ان دونوں کو شکر کو جو ابھی ہیں سے تھے۔ وہ کچھ دکھلا دیں جس کا (ان کی طرف سے) خوف کیا کرتے تھے، یا مفضل۔ میں خدا کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں کہ اس آیت کی تفسیر بنی اسرائیل کے حق میں اور اس کی تاویل ہمارے بارے میں ہے۔ فرعون و ہامان سے ہمارے دو دشمن مراد ہیں۔

مفضل۔ یا مولا۔ منہ کا کیا حکم ہے؟

امام علیہ السلام۔ حلال مطلق ہے۔ اور اس پر شاہد یہ قول خدا کے عزوجل ہے۔ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَضْتُمْ بِهِ مِنْ خُطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ كُنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ تَتَذَكَّرُونَ وَهِنَّ سَوَّى الْأَنْثَى وَلَوْ أَقْبَلْنَ مَعَكُمْ وَلَا مَعْرُوفًا۔ (ترجمہ۔ اور اس بات میں تم پر کوئی الزام نہیں ہے کہ ان (عدہ والی عورتوں کو کما یہ کے طور پر پیام دو۔ یا اس خیال کو

اپنے دل میں چھپا ہٹ رکھو۔ اسد جانتا ہے کہ غفریب تم اونکو یاد کرو گے
 لیکن پوشیدہ طور پر ان سے صریح وعدے نہ لو۔ سوائے اس کے
 کہ ان سے (کنایہ کے طور پر) نیک بات کہو (محل مضمون اس آیت کا یہ ہے
 کہ چونکہ خدا کو معلوم ہے کہ تم اس خیال سے کہ کوئی دوسرا شخص تزویج
 میں سبقت نہ کرے انکی طرف میل و رغبت کرو گے اس لئے نکاح بعد
 عدا کے قصد سے کنایہ کے طور پر انکی خواستگاری کرنے کو حلال قرار دیا
 لیکن ان عورتوں سے قول معروف کہو۔ قول معروف سے یہ مراد ہے کہ
 عورتوں کے ولی اور گواہوں کے علم میں ان سے نکاح کرو۔ ولی اور شاہد ہونکی
 اس لئے ضرورت ہے کہ نسل ثابت اور نسب صحیح ہو۔ اسپر یہ قول خدا
 عزوجل بھی شاہد ہے وَأَتُوا النِّسَاءَ صِدْقَ مَخْلَعَتِنَّ طِبْنَ
 لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ لَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَرِيئًا۔ (اور عورتوں کو انکے
 مہر (خدا کا) عطیہ سمجھ کر دیدو۔ پھر اگر بخوشی وہ اُس میں سے کچھ
 تم کو دے ڈالیں تو اُسے کھا لو وہ تم کو رچے بچے) جن عورتوں
 سے نکاح ہو گیا ہے۔ اونکو طلاق دینے کے وقت خدا تعالیٰ
 نے لازم کیا ہے کہ دو عادل گواہوں کے سامنے طلاق دیجائے
 تمام شہادتوں کی نسبت خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے وَاسْتَشْهِدُوا
 شَهِيدَيْنِ مِنْ رَجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ
 مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشَّاهِدَاتِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا
 فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَىٰ۔ (ترجمہ۔ اور گواہوں میں سے جو
 تمہیں پسند ہوں۔ دو مردوں کو گواہ بنا لو۔ اور اگر دو مرد نہ ہوں تو
 ایک مرد اور دو عورتوں کو گواہ بنا لو۔ تاکہ ان (عورتوں) میں سے اگر

ایک بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلائے اور گواہ جو وقت بلائے جائیں
تو انکار نہ کریں خدا نے تعالے نے کیفیب طلاق اس طرح بیان کی ہے
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعَدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ
وَالْقَوْلَ اللَّهُ سَبْكُمْ - ترجمہ - اے نبی جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو
ان کی عدۃ سے دُرتے رہو، اگر مطلقہ کو ایک طلاق دی جائے جس میں
ایک یا زیادہ صیغے ہوں تو وہ بائن نہ ہوگی ہر آیتہ خدا نے تعالے نے یہ نہیں
فرمایا کہ ان حیضوں کو شمار کرو جن پر عدۃ تمام ہوتی ہے اور اس بات میں طریقہ
تقویٰ کو مدنظر رکھو۔ پھر خدا فرماتا ہے۔ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَمَنْ يُتَعَدَّ حُدُودَ
اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهُ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا فَإِذَا
بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا
ذَوِي عَدْلٍ مِنْكُمْ وَأَقِيمُوا الشَّهَادَةَ لِلَّهِ ذَلِكَ لَكُمْ يُؤْمِنُ بِهِ مَنْ كَانَ يَوْمٌ
مِنْ بَالِ اللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ - ترجمہ - اور یہ خدا کی مقرر کردہ حدیں ہیں اور جو
خدا کی مقرر کردہ حد سے تجاوز کرے تو اسی نے تو اپنے آپ پر یقیناً ظلم کیا کوئی
نفس نہیں جانتا کہ اس (قضیہ) کے بعد شاید خدا کوئی بات پیدا کر دے
(اور ملاپ ہو جائے) پھر جب وہ اپنی مدت پوری کر چکیں تو یا تو تم انہیں حسن
سلوک کے ساتھ روک لو یا انہیں معقول طریقہ سے رخصت کر دو۔ اور (بوقت
طلاق) اپنے میں سے دو عادل گواہ کر لو اور (اے گواہ) اللہ تم ٹھیک
ٹھیک گواہی دینا۔ ان احکام کی اس کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ پر اور قیامت
کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اس امر سے جو خدا البتہ کو پیدا کر دے وہ نفرت
و کراہت مراد ہے جو درمیان زن و شوہر واقع ہوتی ہے اس لئے دو
عادل گواہوں کے سامنے طلاق دو۔ اور طلاق حیض کے بعد دینی چاہئے

یہ لازم ہے کہ نقطہ سفید کے بعد جو زردی و سرخی اور آب زرد کے بعد
آتا ہے طلاق واقع ہو۔ اُس امر سے جو خدا بعد کو پیدا کرتا ہے وہ عطا وقت
و مہربانی اور اس کو اسست کا زوال بھی مراد ہے۔ جو طلاق اول یا دوم
یا سوم کے بعد شوہر و زوجہ کے درمیان واقع ہو جاتی ہے۔ اور یوں
شوہر و زوجہ سے رجوع کرتا ہے۔ اور بھی اس قول خدا کے معنی ہیں۔
وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ
لَهُنَّ أَنْ يَكُنَّ مِمَّا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنْنَ
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَعَلَّهِنَّ أَحَقُّ بِرَحْمَةٍ مِنْ خَالِكِ
إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْعُرْوَةِ
وَاللِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ترجمہ
اور جن عورتوں کو طلاق دی گئی ہے وہ اپنے آپ کو تین طہر تک رکھیں
اور یہ اونکے لئے ہرگز جائز نہیں ہے کہ خدا نے ان کو رحم میں جو کچھ
پہنچا دیا ہو۔ اُس کو چھپائیں۔ بشرطیکہ وہ خدا اور قیامت کے دن پر
ایمان رکھتی ہوں اور اس مدت میں انکے شوہر اگر سزا گاری کا
ارادہ کریں تو انکو واپس لینے کے زیادہ مستحق ہیں۔ اور ان (عورتوں) کا
حق نیکی کے بارے میں (مردوں کے ذمہ) ویسا ہی ہے جیسا کہ
ان (مردوں) کا عورتوں کے ذمہ اور مردوں کو ان پر ایک درجہ
فضیلت ہے اور اللہ زبردست (اور) حکمت والا ہے (اس آیت
سارک کا یہ مطلب ہے کہ اگر شوہر کا ارادہ اصلاح کرنے کا ہو تو
وقت طلاق سے دوسری طلاق تک عورت سے رجوع کر سکتا ہے
اور عورت بھی شوہر سے رجوع کر سکتی ہے اس کے بعد خدا تعالیٰ فرما رہی

الطَّلَاقِ مَرَّتَيْنِ فَاِمْسَاكُكُمْ بِمَعْرُوفٍ اَوْ تَشْرِيْعٌ بِاِحْسَانٍ
(ترجمہ - طلاق (رجعی) دو مرتبہ ہے اس کے بعد یا تو نیکی کے ساتھ
روک لینا ہے۔ یا سلوک کے ساتھ رخصت کر دینا) حاملِ عتی یہ ہیں
کہ یا تو تیسری مرتبہ طلاق دے یا یہ کہ دوسری طلاق کے بعد شوہر
رجوع نہ کرے۔ اور عدۃ گزرتے تک صبر کرے تاکہ وہ اپنا شوہر کیلئے

بائن ہو جائے۔ اگر تیسری مرتبہ بھی طلاق دیدی تو اب یہ طلاق بائن
ہو جائے گی۔ چنانچہ باری تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ فَاِنْ طَلَّقَهَا
ثَلَاثًا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرًا (ترجمہ پھر اگر
عورت کو (تیسری) طلاق دیدی تو وہ اس (مرد) کے لئے حلال
نہوگی۔ جب تک کہ اس کے سوا ایک اور شوہر سے نکاح نہ کرے۔
اگر عورت اس شوہر سے طلاق لے لے تو وہ شوہر اول پر طلال ہو جائی
شوہر اول عام آدمیوں کی طرح اس عورت کی خواستگاری کر سکتا ہے
اور عام آدمیوں کی یہ نسبت اوس کا حق اولیٰ نہ ہوگا۔

متنع جسے خداوند عالم نے اپنی کتاب میں حلال ظاہر فرمایا اور جناب
رسو خدا نے بھی خدا کی طرف سے مسلمانوں کو اس کی اجازت دی
وہ اس آیت شریفہ سے ظاہر ہے۔ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَا
مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَاَحِلُّ لَكُمْ مَا وَّرَاَءَ
ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُحْصِنٰتٍ غَیْرُ مَسَاجِحٍ
فَمَا اَسْتَمْتَعْتُمْ بِهِنَّ مِنْهُنَّ فَالْوُحُشُ اَجُورُ لَهُنَّ فَرِیضَةٌ
وَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فِیْ مَا تَرَا ضِیْتُمْ بِهِنَّ مِنْ بَعْدِ الْفَرِیضَةِ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًا۔ (ترجمہ۔ اور شوہر دار عورتیں سوائے

اے جو تمہاری ملکیت ہو جائیں۔ (نہ حرام ہوتا) خدا نے تمہارے ذمہ لکھ دیا۔
 اور اس کے سوا سب تمہارے لئے حلال کی گئی ہیں۔ کہ تم اپنے مال
 خرچ کر کے بحالت پاکدامنی نہ بغرض بدکاری انکی خواستگاری
 کرو۔ پھر ان میں سے جن سے تم متعہ کرو تو مقرر کیا ہوا ہر ان کو دید و اور
 ہر مقرر ہو جانے کے بعد آپس میں اگر تم کچھ کمی بیشی پر راضی ہو جاؤ
 تو تم پر کوئی الزام نہیں ہے۔ بیشک اللہ صاحب علم و حکمت ہے
 اے مفضل۔ عقد دایم اور متعہ میں یہ فرق ہے کہ عقد کے لئے ہر
 اور متعہ کے لئے اجرت ہے۔ عقد جناب رسالت میں مسلمان
 موسم حج یا سوائے اسکے اور عقد خلیفہ اول میں اور چار برس عہد
 خلیفہ ثانی میں متعہ کیا کرتے تھے۔ تاہنکہ ایک روز خلیفہ ثانی صاحب اپنی
 ہمشیر کے مکان میں گئے جسکا نام عقرا تھا۔ دیکھا کہ وہ ایک بچہ کو
 اپنا دودھ پلا رہی ہے۔ یہ دیکھ کر انہیں بہت غصہ آیا اور شدت
 غطب سے کانپنے لگے اور پینہ آگیا۔ اور اس بچہ کو اپنی خواہر
 سے چھین کر باہر لے گئے۔ اور مسجد منبر پر جا کر کہا کہ منادی کی جائے
 کہ تمام لوگ نماز جماعت میں حاضر ہوں۔ چونکہ قبل از وقت نماز
 یہ منادی کی گئی تھی اس لئے سب نے جان لیا کہ یہ منادی نماز
 کے لئے نہیں بلکہ کسی خاص کام کے واسطے ہے۔ جب سب لوگ
 مسجد میں جمع ہو گئے تو خلیفہ صاحب نے مہر پر جا کر کہا۔ اے گروہ
 انصار و ہاجرین اور اے اولاد قحطان تم میں کون ایسا ہے جو اس
 بات کو دوست رکھے کہ وہ تمہاری عورتیں جن کے شوہر نہیں ہیں
 وہ بچے جنہیں۔ اور تم انہیں دودھ پلاتے ہوئے دیکھو حضار نے

الاتفاق کہا کہ میں یہ بات پسند نہیں ہے۔ خلیفہ صاحب نے کہا
کہ آگاہ ہو کہ میری خواہر عقرا جو میری والدہ ختم اور میرے باپ خطاب
کی دختر ہے اس کے شوہر نہیں ہے۔ میں اسی وقت اس کے مکان میں
گیا اور میں نے اس بچہ کو اس کی گود میں دیکھا۔ جب میں نے اسے
خدا کی قسم دیکر دریافت کیا کہ یہ بچہ کیسے ہوا۔ تو بیان کیا کہ اس نے متعہ
کیا تھا۔ پس اے گردہ خلائق یہ متعہ جو عہد جناب رسول خدا میں
حلال تھا میں اسے حرام کرتا ہوں۔ اور جو شخص میرے اس حکم
کے خلاف کرے گا اسے تازیانے لگائے جائیں گے۔ اس جماعت
میں کسی کی یہ مجال نہ ہوئی کہ اس حکم کی تعمیل سے انکار کر کے کہو کہ جناب
رسالتا ب کے بعد کوئی پیغمبر مبعوث نہیں ہوا۔ اور نہ فتران
کے بعد کوئی اور کتاب نازل ہوئی۔ لہذا ہم اس حکم کو جو خلاف حکم
رسول خدا و قرآن ہے قبول نہیں کرتے بلکہ سب نے اسے بخوشی
قبول کر لیا۔

مفضل۔ اے مولا شہراط متعہ کیا ہیں ؟
امام علیہ السلام۔ یا مفضل۔ متعہ کے لئے شہر شراط
ہیں۔ اگر کوئی شخص ایک شرط کو بھی چھوڑ دے تو اس نے اپنے
نفل پر ظلم کیا۔

مفضل۔ یا حضرت۔ آپ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ زنا کار عورت سے
یا جو بدنام ہو۔ یا جو دیوانی ہو اس سے متعہ نہ کریں۔ آپ نے فرمایا ہے
کہ اول عورت سے زنا کی خواہش کی جائے اگر وہ زنا پر راضی ہو جائے
تو اس سے متعہ کرنا حرام ہے۔ عورت سے یہ بھی دریافت کرنا چاہئے

کہ وہ شوہر یا محل تو نہیں رکھتی اور وہ عدت میں تو نہیں ہے۔ اگر وہ
 ان تینوں امروں میں سے ایک کا ہونا بھی قبول کرے تو اس سے متعہ
 جائز نہ ہوگا۔ اگر ان میں سے کوئی بات نہ ہو تو چاہئے کہ مرد عورت سے
 کہے کہ بحکم خدا و سنت پینچراپنے نفس کو میرے متعہ میں دیدے۔ اور
 یہ بھی ضرور ہے کہ اجرت و مدت ایک ساعت یا ایک یا دو روز یا ایک
 ماہ یا سال یا اس سے زیادہ معین کر دے اجرت وہ چیز ہے جس پر
 فریقین راضی ہو جائیں مثل اس کے کہ اکثری یا نصف خرما ہی ہو۔
 یا اس سے زیادہ درہم و دینار یا اور کوئی شے ہو جو عورت راضی
 ہو جائے اگر اس اجرت کو بعد میں عورت معاف کر دے۔ تو مرد کو وہ
 اجرت حلال ہوگی۔ اسکی مثال بھی ایسی ہی ہے کہ جیسے کہ وہ عورتیں
 جن کا عقد دائمی ہو وہ اپنا شوہروں کو معاف کر دیں جس کے بار میں
 خدا فرماتا ہے فَإِنْ طَلَّقَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا فَكُلُوا
 مِنْهَا قَرِيبًا۔ (ترجمہ۔ پھر اگر بخوشی وہ اس میں سے کچھ تم کو دیدالیں
 تو اسے کھا لو وہ تمکو رچے بچے) اسکے بعد مرد کو عورت سے کہنا چاہئے
 کہ میں تجھ سے اس شرط پر متعہ کرتا ہوں کہ نہ تو میری میراث پائیگی اور نہ
 مجھے تیری میراث سے کچھ تعلق ہوگا۔ اور مجھے اختیار ہوگا کہ اپنا لطفہ کو
 جہاں چاہوں گا خارج کر دوں گا۔ یعنی اگر میں چاہوں گا تو رحم میں لطفہ خارج کر دوں گا
 اور مجھے منظور ہوگا تو اپنا لطفہ باہر کر دوں گا۔ اور تجھے یہ کبھی لازم ہوگا کہ
 مدت نکاح گزرنے کے بعد پینچالیس روز یا ایک حیض کی مدت تک صبر کر
 اور کسی مرد کے پاس نہ جانا چاہئے۔ اگر عورت ان شرطوں کو منظور
 کر لے تو دوبارہ پھر ان شرائط کا اعادہ کر کے صیغہ متعہ جاری کرنا

چاہئے۔ اگر فریقین مدت متعز زیادہ کرنے پر راضی ہوں تو زیادہ کرکتے ہیں
 امام علیہ السلام۔ (حضرت نے اس آیت کی تلاوت فرمائی) وَمِنَ
 النَّاسِ مَنْ يُحِبُّكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهَدُ اللَّهُ
 عَلَى مَا فِي قَلْبِهِ وَهُوَ الَّذِي أَخْصَاهُ وَإِذَا تَوَلَّى سَعَى فِي الْأَرْضِ
 لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ
 الْفُسَادَ۔ (ترجمہ۔ اور لوگوں میں ایسا بھی ہے جس کی باتیں
 زندگانی دنیا میں تم کو اچھی معلوم ہوتی ہیں اور جو کچھ اس کے دلیں
 ہے اس پر خدا کو گواہ بناتا ہے حالانکہ وہ دشمنوں میں سب سے زیادہ
 جھگڑا لے اور جب پیٹھ پھیری تو یہ کوشش کرتا ہے کہ زمین میں فساد
 برپا کرے۔ اور زراعت کو اور نسل کو برباد کر دے۔ حالانکہ اس فساد کو
 پسند نہیں کرتا)

مترجم عرض کرتا ہے کہ جناب امام جعفر صادق کی غرض اس
 آیت کی تلاوت سے شاید یہ ہو کہ جناب رسول خدا کے زمانہ حیات میں
 بعض لوگ طریقہ نفاق کو پیش نظر رکھ کر آنحضرت سے ایمان و
 اخلاص کا اظہار کرتے تھے اور بعد وفات سرور کائنات انہیں لوگوں
 نے خیانت باطنی کو ظاہر کر کے اور احکام دین کو تبدیل کر کے مفسدہ
 برپا کیا۔

امام علیہ السلام۔ اے مفضل۔ اگر زوجہ دائمی سے مقاربت
 کے وقت کوئی اپنا نطفہ رحم سے باہر خارج کرے تو دس اشہ فیہان
 بطور کفارہ اُسکے ذمہ ہونگی لیکن بحالت متعہ مرد مختار ہے۔ اگر بچہ
 پیدا ہوگا تو وہ اپنے باپ سے ملحق ہوگا۔

اس حدیث میں یہ روایت کی کہ اگر عورت متعہ پر راضی ہو تو بچہ نکالے جائے گا۔ حالانکہ بعض روایات میں ہے کہ اگر عورت متعہ پر راضی ہو تو بچہ نکالے جائے گا۔

اس حدیث میں یہ روایت کی کہ اگر عورت متعہ پر راضی ہو تو بچہ نکالے جائے گا۔ حالانکہ بعض روایات میں ہے کہ اگر عورت متعہ پر راضی ہو تو بچہ نکالے جائے گا۔

مفضل۔ حضرت امام حسینؑ کی شکایت کے بعد کیا ہوگا؟ ۹۔
 امام علیہ السلام۔ پھر میرے جد حضرت علی بن الحسینؑ اور میرے والد
 بزرگوار حضرت محمد باقرؑ کہڑے ہو کر جناب رسول خداؐ سے ان تکلیفوں کی شکایت
 کریں گے جو اعدائے دین سے آپ کو پہنچی ہیں۔ ان کے بعد میں منصور کی شکایت
 کروں گا۔ میرے بعد میرا فرزند امام موسیٰ رضاؑ اسادہ ہو کر سرور کائنات سے ان
 اذیتوں کی شکایت کریں گا جو اوسے ہاروں رشید سے پہونچینگے۔ اسکے بعد
 علی بن موسیٰ اسون کی اور محمد بن علی یعنی امام علی نقیؑ متوکل کی اور امام حسن مکی
 باری باری پیغمبر خداؐ سے شکایت کریں گے ان سب کے بعد حضرت مہدیؑ جو ہمام
 رسول خداؐ ہونگے اُس لباس کو زیب بدن کئے ہوئے اسادہ ہونگے جو جناب
 سرور ہذاؐ اسوقت پہنے ہوئے تھے۔ جب آپ کی پیشانی مجروح ہوئی تھی اور
 دندان مبارک شکستہ ہوا تھا اور جو آنحضرتؐ کے خون سے آلودہ ہوگا اسوقت
 مہدیؑ کے چاروں طرف ملائم ہونگے آپ عرض کریں گے اے جد بزرگوار آپ نے
 میری صفات و شمایل اپنی امت سے بیان فرما دیں تھیں۔ اور میرے نام و نسب
 کنیت سے آگاہ فرما دیا تھا۔ یعنی آپ نے امت سے ارشاد فرما دیا تھا کہ میرا جد
 ایک شخص آئیگا جسکی صفات و شمایل و نسب ایسا ہوگا اور فلان کنیت و نام ہوگا
 مگر حضورؐ کے ارشاد کو کسی نے قبول نہیں کیا میرا انکار کر کے تمرا اختیار کیا اور کہا
 کہ وہ موجود نہیں اور نہ ابھی پیدا ہوا۔ وہ کہاں ہے اور کب پیدا ہوا اور وہ کس
 مکان میں ہے حالانکہ اُسکے باپ نے وفات پائی اور اپنے بعد کوئی اولاد
 نہیں چھوڑی۔ اگر رو سے زمین پر اُس کی موجودگی کی کچھ اصلیت ہوتی تو
 خداوند عالم اُس کے ظہور میں اتنی تاخیر نہ فرماتا۔ ان کہ ورت آنیہر باتوں
 پر صبر کر کے میں منتظر سرور رہا۔ تا اینکه پروردگار نے مجھے ظہور کا اذن دیا۔

یہ شکر غالب رسول خدا فرمائیں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقْنَا وَعَدَهُ
 فَلَوْ رَأٰنَا الْاَرْضَ نَبْکُوْءُ مِنْ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ فَنَعْمَ اٰخِرَ الْعٰمِلِیْنَ
 ترجمہ۔ حکم کیا ہوں اس خدا کی جس نے ہمارے حق میں اپنے وعدہ کو صدق و
 راست کیا اور ہمیں روئے زمین کا وارث کیا اور بہشت میں جہاں ہم چاہیں
 منزل کریں پس عمل کرنے والو! (کیا اچھی جزا اور اجر ہے) پھر آنحضرت فرمایا
 کہ خدا کی طرف سے فتح و نصرت پہنچ گئی۔ اور اس ارشاد باری کی تاویل ظاہر ہوئی
 وَهُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لَیْظْهَرُ عَلٰی الدِّیْنِ
 کُلِّهِ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ۔ (ترجمہ وہ خدا ہی تو ہے جس نے اپنی رسول کو
 ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا کہ اس کو تمام دینوں پر غالب کر دے گو مشرکوں
 برا لگے) اس آیت کی تلاوت کرنے سے جناب رسول خدا کی یہ غرض ہوگی کہ تمام نبیوں پر
 ہماری غالب ہونے کا اثبات آگیا۔ پھر آنحضرت یہ آیت تلاوت فرمائیں گے۔
 اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِّیَغْفِرَ لَکَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ
 وَیُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَیْکَ وَیَهْدِیْکَ صِرَاطًا مُسْتَقِیْمًا وَیَنْصُرَکَ اللّٰهُ نَصْرًا
 عَظِیْمًا۔ (ترجمہ بیشک ہم نے تمہاری لئے فتح کی ایک کھلی فتح تاکہ اللہ تعالیٰ تمہاری خاطر سے
 تمہاری امت کے) اگلے گناہوں کو (بھی) بخش دے۔ اور پھیلوں کو (بھی) اور اپنی
 نعمتوں کو پورے کرے اور تم کو صراطِ مستقیم کی ہدایت فرمائے اور عزت الی نصرت
 کے ساتھ اللہ تمہاری نصرت کرے۔

مفصل۔ اسی میرا آقا۔ جناب رسول خدا نے کونسا گناہ کیا تھا جسے خداوند عالم نے

بخش دیا۔

امام علیہ السلام۔ بدستیکہ جناب رسالتاً نے درگاہ باری میں مناجات کی تھی کہ
 پروردگار! شیطان علی و شیعان آئمہ کے تمام گناہ گذشتہ و آئندہ میرے ذمہ لکھ دیں اور

سبب شیعوں کے مجھے انبیاء و مرسلین کے سامنے رسوا نہ فرما پس خداوند عالم نے آپکی دعا قبول کی کہ شیعوں کے تمام گناہ آپکے ذمہ لکھ دئے اور پھر انہیں عاف کر دیا۔
 یسکر مفضل رونے لگے اور عرض کی۔

مفضل۔ اے میرے سید۔ یہ فضل الہی آپکی وجہ سے ہم تک پہنچا۔
 امام علیہ السلام۔ اے مفضل جن شیعوں کے گناہ جناب سرور کائنات نے اپنے ذمہ لئے وہ ایسے شیعہ ہیں جیسے تم۔ یا اور تمہاری مثل۔ اے مفضل۔ اس حدیث کو ایسے شیعوں کے سامنے بیان نہ کرنا جو ترک عبادت و عمل کی پرواہ نہیں کرتے کیونکہ اس حدیث پر اعتماد کر کے وہ عبادت کو ترک کر دینگے۔ اور رحمت خدا سے محروم ہو جائینگے ہم المیت کی نسبت خدا فرماتا ہے۔ لَا تَشْفَعُونَ الْاَهْلَیْنَ اِلَّا بِتَضْعٰی وَهَمٍّ مِّنْ خَشٰیَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ یعنی آئمہ کسی کی سفارش نہ کریں گے مگر ان لوگوں کی جو خدا کے نزدیک پسندیدہ ہوں گے۔ اور خوف الہی سے ڈرتے ہوں گے۔

مفضل۔ بروز رحمت خدا یہ کیوں فرمایا گا۔ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّیْنِ الْاٰخِرِ یعنی بروز رحمت انہیں تمام دینوں پر غالب کر دے۔ کیا جناب رسول خدا بوقت بعثت تمام مذہبوں پر غالب نہ ہوئے تھے؟

امام علیہ السلام۔ اگر جناب پیغمبر خدا بوقت بعثت تمام مذہبوں پر غالب ہوتے تو روئے زمین پر مجوس و یہود و نصاریٰ و بت پرست و طایفہ صائبیان (جولانگر) معبود سمجھتے ہیں، نہوتے بلکہ لات و عزرائل کا بھی وجود نہ ہوتا۔ اور نہ آفتاب پرست و ماہ پرست و آتش پرست و سنگ پرست ہوتے۔ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّیْنِ الْاٰخِرِ کی تاویل یہ ہے کہ اس سے مراد بروز رحمت ہدیٰ میں۔ اور یہی معنی اس ارشاد باری تعالیٰ کے مَوَاقِلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَكُوْنُ فِتْنَةً وَّيَكُوْنُ الدِّیْنُ كُلُّهُ لِلّٰہِ ترجمہ۔ اور ان سے یہاں تک لرزے کہ کفر باقی نہ رہے اور دین سب کا سب غلبہ

الہ کا ہو جائے، یعنی دین باطل کا روئے زمین پر نشان باقی نہ رہے۔
مفضل میں گواہی دیتا ہوں کہ حضور علم خدا سے واقف ہیں اور اسی کی
قدرت سے آپ قادر و توانا ہیں اسی کے حکم سے آپ گویا ہوتے ہیں اور
اسی کے حکم پر آپ عمل کرتے ہیں۔

امام علیہ السلام۔ اسکے بعد ہمدی کوفہ کو واپس ہونگے اور آسمان سے
سونا برے گا جیسا بنی اسرائیل کے زمانہ میں حضرت ایوب کیلئے برساتھا۔
زمین کے طلا و نقرہ و جواہر کے خزانے اپنی اصحاب کو تقسیم کریں گے۔

مفضل۔ اے مولا۔ اگر کوئی شیعہ وفات پائے اور اسکے ذمہ کسی
برادر دینی یا کسی مخالف کا قرض ہو اسکا انجام کیا ہوگا؟

امام علیہ السلام۔ اول کام جس سے ہمدی ابتدا کریں گے وہ یہی ہوگا
کہ اطراف عالم میں وہ منادی کرالیں گے کہ جس شیعہ کے ذمہ کچھ قرض ہو
وہ بیان کرے حتیٰ کہ اگر کسی ذمہ دانہ خشناس یا ایک پوتھی لہسن بھی ہوگی
وہ بھی آپ ادا کریں گے

مفضل۔ اسکے بعد کیا ہوگا؟

امام علیہ السلام۔ قائم شرق و غرب کو فتح کریں گے بعد کوفہ اور مسجد کوفہ میں آئیں گے
اور اوس مسجد کو آپ ہمارا کر دیں گے۔ جو یزید بن معاویہ نے حضرت امام حسین کو شہید
کرنیکے بعد تعمیر کی تھی آپ اوس مسجد کو بھی خراب کر دیں گے جو رضا و خدا کو واسطے
تعمیر نہ کی گئی ہوگی۔

مفضل۔ و تا تم کتنی مدت تک خلافت کریں گے؟

امام علیہ السلام۔ آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ فَمِنْهُمْ شَقِيحٌ وَرَسِيدٌ
فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُّوا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيهَا زُفُورٌ وَشَقِيقٌ خُلِدُوا فِيهَا
مَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ

لَهَا يُرِيدُ مَا الَّذِينَ سُبِّحُوا فِي الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ
السَّمُوتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ عَطَاءٌ غَيْرُ مَحْدُودٍ - (ترجمہ)

پس کوئی انہیں سے بد نصیب ہوگا اور کوئی خوش نصیب ہوگا۔ اب رہو وہ لوگ
جو بد بخت ہونگے جہنم میں بڑی دے دے کر نیچے۔ اور جوت تک آسمان و
زمین باقی رہیں گے وہ اسی میں رہیں گے۔ سوائے اسکے کہ تمہاری پروردگار کو
کچھ اور منظور ہو۔ بیشک تمہارا پروردگار جو کچھ چاہے کر گزرنے والا ہے۔ اور رہے
وہ جو خوش نصیب ہونگے جب تک آسمان و زمین باقی ہیں براہِ رحمت میں ہیں
سوائے اسکے کہ تمہاری پروردگار کو کچھ اور (بہتری) منظور ہو دیہ ایک ایسا
عطیہ (ہوگا) جو ختم ہونے والا نہیں ہے) اے مفضل۔ غیر مجز و ذکیہ معنی
ہیں کہ وہ نعمت و عطا منقطع نہ ہوگی بلکہ وہ دائمی نعمت ہوگی جس کی کوئی
حد و انتہا نہیں۔ اور وہ امر جو باطل نہ ہو مگر اختیار خدا اور اسکی مشیت و
ارادہ کے موافق ہو۔ اسکے بعد قیامت واقع ہوگی جسکا بیان خداوند عالم
نے اپنی کتاب پاک میں فرمایا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَاٰلِهِ
الطَّاهِرِينَ وَسَلَامٌ تَسْلِيمًا كَثِيرًا۔

